آنکھیں اب رشکِ طور بنتی ہیں یعنی محو حضور رہتی ہیں

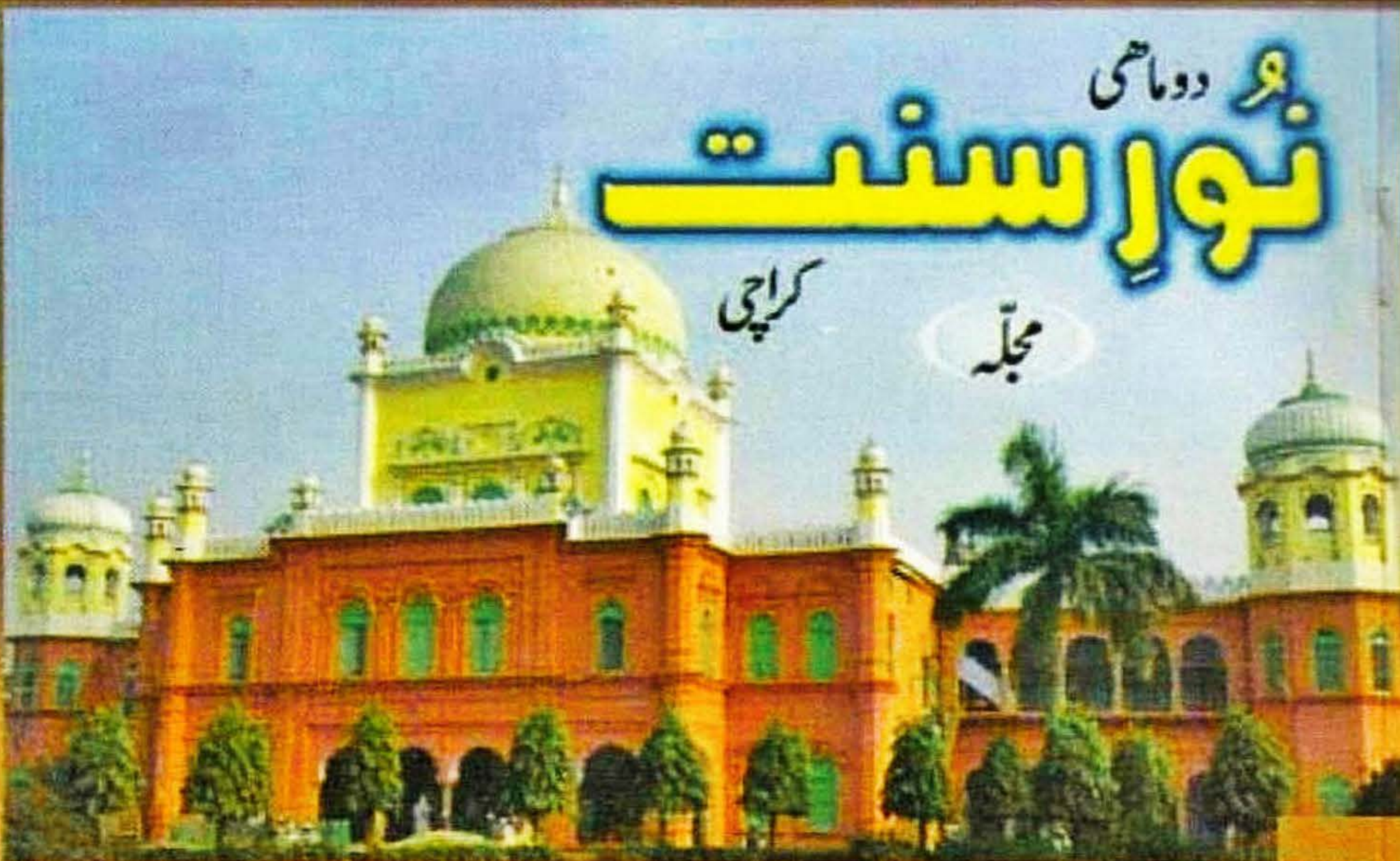
نور سنت ہے جن کی قسمت میں بدعتیں ان سے دور رہتی ہیں

دو ماھی

نورِ سنت

کراچی

مجلہ



مسلک اہل السنۃ والجماعۃ کا ترجمان

مدیر اعلیٰ

علامہ مفتی محمد معاویہ قادری

ناشر

انجمن دعوۃ اہل السنۃ والجماعۃ (پاکستان)

www.nooresunnat.tk

صرف یااللہ مدد

نصر تونسوی

توحید کا اصول صرف یااللہ مدد
رحمت کا نزول صرف یااللہ مدد

آدم(۱) کی ابتداء سے محمد(۲) کے عہد تک
پکارے ہر ایک رسول صرف یا اللہ مدد

لوگو! الہ ہوتا ہے مددگار حقیقی
یونس(۳) سے ہے منقول صرف یااللہ مدد

مرد کلیم(۴) فرعون کو للکار کر بولے
رب کو کبھی نہ بھول، صرف یا اللہ مدد

تنہا خلیل(۵) لشکر باطل کے مقابل
نداء دے کہ ہے حصول صرف یااللہ مدد

ہجرت کی رات مکی(۶) نرغے سے کفر کے
اڑا کر گئے تھے دھول صرف یا اللہ مدد

زوجہ(۷) علی(۸) کو دیں تسبیحات کہ
پکارے میری بتول(۹) صرف یا اللہ مدد

طائف کے صبر وشوق کربلا کے ذوق تک
اگا ہے لہو میں پھول صرف یا اللہ مدد

الحمد والے احد تا والناس کی صدا
کرلے بصد قبول صرف یااللہ مدد

لات ومنات وعزیٰ کے بت ہوئے ناپید
ان سے مدد فضول صرف یا اللہ مدد

عقیدت میں اتباع، عبادت میں ہے مدد
رہ جان کر مشغول صرف یا اللہ مدد

سن دل کی یہ آواز دے ذہن کو پرواز
یونہی نہ ضد پہ جھول صرف یا اللہ مدد

کیوں خواہشوں کے در پہ سجدہ کروں نصر
سب کو سمجھ مجہول صرف یا اللہ مدد

(۱)(۳)(۴)(۵) علیہ السلام (۲)(۶) ﷺ (۷)(۹) رضی اللہ تعالیٰ عنہا (۸) رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دوماہی

مجلہ نورِ سنت کراچی

مسلکِ اہلِ سنت والجماعت کا ترجمان

شمارہ نمبر 2

ہدیہ 25 روپے

بیاد

مولانا محمد منظور نعمانی رحمہ اللہ

بدعا

امام اہل السنت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ

بطرز

قاری عبد الرشید مدظلہ

نور سنت انٹرنیٹ پر پڑھیے:

www.nooresunnat.tk

اہل السنۃ کا نمائندہ چینل یوٹیوب پر دیکھیے:

youtube/rahesunnat

ای میل ایڈریس:

nooresunnat.mujallah@gmail.com

ناشر

انجمن دعوة اهل السنة والجماعة

فہرست

درس قرآن

امام الموحدین حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ

وَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُکُمُ الْکَذِبَ ھٰذَا حَلَالٌ" وَ ھٰذَا حَرَام" لِتَفْتَرُوْا عَلَی اللّٰہِ الْکَذِب اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْ نَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِب لَا یُفْلِحُوْنَ .

ترجمہ : اور کہا اللہ نے یعنی سورہ نحل میں کہ نہ کہو جھوٹی باتیں کہ بیان کرتی ہیں تمہاری زبانیں کہ یہ کیا چاہئے اور یہ نہ کیا چاہئے کہ باندھتے ہو اللہ پر جھوٹ بے شک جو لوگ باندھتے ہیں اللہ پر جھوٹ وہ مراد نہیں پاتے۔

تشریح: یعنی اپنی طرف سے جھوٹ مت ٹھیرالو کہ فلانا کام کیجئے اور فلانا کام نہ کیجئے کہ کسی کام کو روا یا ناروا کر دینا اللہ ہی کی شان ہے سو اس میں اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے اور یہ خیال باندھنا کہ فلانے کو یوں کام کیجئے تو مرادیں ملتی ہیں اور نہیں تو کچھ خلل ہوتا ہے سو یہ خیال غلط ہے کیونکہ اللہ پر جھوٹ باندھنے سے کبھی مراد نہیں ملتی اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا چاہئے لال کپڑا نہ پہنئے حضرت بی بی کی صحنک مرد نہ کھاویں اور جب ان کی نیاز کیجئے تو اس میں بالضرور فلانی فلانی ترکاریاں ہوں اور مسی اور مہندی ہو اور اس کو لونڈی نہ کھاوے اور جس عورت نے دوسرا خاوند کیا ہے وہ بھی نہ کھاوے اور جو نیچ قوم ہو یا بدکار وہ بھی نہ کھاوے اور شاہ عبدالحق کا توشہ حلواہی ہوتا ہے اور ان کو احتیاط سے بنائے۔ اور حقہ پینے والے کو نہ دیجئے اور شاہ مدار کی نیاز مالیدہ ہی چڑھتا ہے اور بوعلی قلندر کی سہ منی اور اصحاب کہف کی گوشت روٹی اور بیاہ میں فلانی فلانی رسمیں ضروری ہیں اور موت میں فلانی فلانی اور موت کے بعد نہ آپ شادی کیجئے اور نہ شادی میں بیٹھئے نہ اچار ڈالئے اور فلانے لوگ نیلا کپڑا نہ پہنیں اور فلانے لال سوسی نہ پہنیں سو سب جھوٹے ہیں اور شرک میں گرفتار اور اللہ کی حکمت کی شان میں اپنا دخل کرتے ہیں کہ ایک شرع اپنی جدا قائم کرتے ہیں۔

درس حدیث

امام اہلسنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سمعت النبی ﷺ یقول قبل ان یموت بشھر تسالونی عن الساعۃ و انما علمھا عند اللہ الحدیث.

﴿مسلم ج ۲ ص ۳۱۰ ومسند احمد ج ۳ ص ۳۲۶ و درمنثور ج ۳ ص ۱۵۰ ومشکوۃ ج ۲ ص ۴۸۰ ومستدرک ج ۴ ص ۴۹۹ وقال الحاکم صحیح الاسناد وقال الذہبی رواہ﴾

ترجمہ: میں نے جناب نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے اپنی وفات سے صرف ایک ماہ پہلے یہ ارشاد فرمایا کہ تم لوگ مجھ سے قیامت کا وقت پوچھتے ہو حالانکہ اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے (اور کسی کو نہیں)

تشریح: یہ صحیح اور صریح روایت اس بات پر وضاحت سے دلالت کرتی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ کو اپنی وفات حسرت آیات سے ایک ماہ پیشتر تک قیامت کے وقت کا علم نہ تھا اور اس کے بعد کی کوئی دلیل موجود نہیں جس سے ثابت ہوتا ہو کہ آپ کو قیامت کے ٹھیک وقت کا علم عطا کر دیا گیا تھا۔ باقی صاوی اور بیجوری اور اسی طرح غلبہ سکر میں کچھ لکھ یا کہہ دینے والے نیم صوفی ہرگز کسی شرعی دلیل کا نام نہیں اور نہ یہاں قیاس سے کام چل سکتا ہے حضرت ملا علی قاریؒ اس حدیث کی شرح میں ارقام فرماتے ہیں

ھمزۃ الانکار مقدرۃ ای تسالونی عن الساعۃ و انما علمھا عند اللہ ای لا یعلمھا الا ھو

﴿مرقات ج ۵ ص ۲۲۴﴾

ہمزہ انکاری اس مقام میں مقدر ہے اور مطلب یہ ہے کہ کیا تم مجھ سے قیامت کا وقت پوچھتے ہو حالانکہ اس کا علم تو بس صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے بغیر قیامت کا وقت اور کوئی نہیں جانتا۔

اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اسی حدیث کی ترجمہ اور شرح میں تحریر فرماتے ہیں:

گفت جابرؓ شنیدم آنحضرت ﷺ را پیش از رحلت خود بیک ماہ تسالونی عن الساعۃ می پرسید مرا از وقت

. قیام قیامت وانما علمہا عند اللہ و نیست علم بی تعیین
وقت آں مگر نزد خداوند عز و جل یعنی از وقت وقوع
قیامت کبری مے پرسید آں خود معلوم من نیست
واں راجز خدا تعالیٰ نداند

﴿اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۳۷۷﴾

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے آپ کی وفات سے صرف ایک مہینہ قبل سنا آپ نے فرمایا کہ تم مجھ سے قیامت کے آنے کا وقت دریافت کرتے ہو حالانکہ اس کے وقت متعین کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں یعنی تم قیامت کبری کے آنے کا وقت مجھ سے پوچھتے ہو اور وہ تو خود مجھے معلوم نہیں (میں کیا بتاؤں) اور اس کو اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی اور بھی نہیں جانتا۔

اس صحیح حدیث اور اس کی شرح میں ملا علی قاری حنفیؒ اور شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی تشریح سے صاف معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کو اپنی وفا سے ایک ماہ پہلے تک قیامت کا علم نہ تھا۔ جو لوگ حضرت ملا علی قاریؒ اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی صاحبؒ کی غیر متعلق عبارتوں سے (مثلاً دیکھئے مفتی احمد یار خان صاحب کی جاء الحق ص ۱۰۵ وغیرہ) مسئلہ علم قیامت کشید کرتے ہیں، ان کو ان صریح عبارات کو ٹھنڈے دل سے پڑھنا چاہئے کہ ان بزرگوں کا کیا عقیدہ اور تحقیق ہے اور اہل بدعت کیا کہتے ہیں؟

مولوی محمد عمر صاحب نے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے مذاکرہ قیامت کے حدیث کے تحت لکھا ہے کہ اگر کوئی کج طبع آپ کے بے علمی کی دلیل اخذ کرے تو یہ اس کے نقص ایمانی کی دلیل ہے (بلفظہ مقیاس حنفیت ۴۳۹) کیا ان کے نزدیک ملا علی قاریؒ اور شیخ عبدالحقؒ وغیرہ سب کے سب کج طبع اور ناقص الایمان ہیں؟ یا یہ شیرینی صرف دیوبندیوں اور وہابیوں کیلئے رکھ چھوڑی ہے۔

اداریہ

قول قلندر مدیر اعلیٰ کے قلم سے

مبارک باد اے اہلسنت !!!

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ایک طرف اہل بدعت کے ایوان زلزلہ براندام ہیں۔۔۔۔قصر بدعت کے درو دیوار ہل رہے ہیں۔۔۔۔قعر شرک کی آگ بجھنے کو ہے ۔۔۔۔سوداگران کفر میں بھاگم دوڑ مچی ہوئی ہے۔۔۔۔محفل اعتزال میں ہل چل ہے۔۔۔۔شرک کے پجاری ہمہ تن گوش نغمہ توحید سن رہے ہیں اور یہ شور بپا ہے کہ۔۔۔۔اے ظلمت کے باسیو!۔۔۔۔اے اندھیرے کے مسافرو!۔۔۔۔فکر نہ کرو۔۔۔۔غم نہ کھاؤ۔۔۔۔پریشانی ختم کرو۔۔۔۔ظلمت سے باہر نکلنے کا وقت آ گیا ہے کیونکہ۔۔۔۔قریہ قریہ۔۔۔۔شہر شہر۔۔۔۔بستی بستی۔۔۔۔گلی گلی۔۔۔۔ظلمت شرک۔۔۔۔تاریکیٔ بدعت۔۔۔۔مٹانے کیلئے اب ایک مومن کا دل گرمانے والا۔۔۔۔مسلم کی روح کو مہکانے والا۔۔۔۔موحد کے دل کو ٹھنڈک۔۔۔۔اور۔۔۔۔مشرک کی عقل کو فکر کی دعوت دینے والا۔۔۔۔کفر کی آندھی کو روکنے والا۔۔۔۔گستاخان نبوت کے چہروں سے نقاب کشائی کرنے والا۔۔۔۔قباپوشی کے پردے میں۔۔۔۔عیاشی کے رسیا کی اصلی صورت دکھانے والا۔۔۔۔تمیز حق و باطل کرنے والا۔۔۔۔ستم گروں کو رحم گری کی دعوت دینے والا۔۔۔۔تکفیر کے بازار کو گرم کرنے والوں کو دعوت انصاف دینے والا۔۔۔۔اندھیری شب میں چیتے کی آنکھ۔۔۔۔بادصرصر میں شبنم راحت افزا۔۔۔۔مریض شرک و بدعت کے لئے تریاق صحت۔۔۔۔شرک و بدعت کیلئے کافور۔۔۔۔توحید و سنت کا نور۔۔۔۔یعنی مجلہ دوماہی۔۔۔۔"نور سنت"۔۔۔۔میدان میں آچکا ہے۔

دوسری طرف اہلسنت کے دل خوشی سے چہک رہے ہیں۔۔۔۔چہرے دمک رہے ہیں۔۔۔۔چمن فکر مہک رہے ہیں۔۔۔۔مبارک ہو اے اہلسنت! کہ الحمدللہ مجلہ "نور سنت" علماء اہلسنت اور عوام اہلسنت کے ہاں بے حد مقبولیت کے بام عروج پر پہنچ چکا ہے۔ مختلف علماء اور عوام کی طرف سے مبارک بادیاں، اور اظہار خوشی کے پیغام موصول ہوئے ہیں۔

ہم اہلسنت سے گزارش کرتے ہیں کہ نور سنت کی ترقی کیلئے دعا گو ہیں اور اسے زیادہ سے زیادہ مقامات تک پہنچانے کی کوشش کریں اور ہمیں اپنی آراء سے ضرور آگاہ فرمائیں۔

احمد رضا خان کے باغی بریلوی

مناظر اہلسنت مولانا ابوعبداللہ الحنفی

(قسط دوم)

انگوٹھے چومنے کو سنت کہنا غلطی ہے

احمد رضا کا فتویٰ ہے:

''اذان میں وقت استماع نام پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھوں کے ناخن چومنا آنکھوں پر رکھنا کسی حدیث صحیح مرفوع سے ثابت نہیں یہ جو کچھ اس میں روایت کیا جاتا ہے کلام سے خالی، پس جو اس کے لیے ایسا ثبوت مانے یا سے مسنون وموکد جانے یا نفس ترک کو باعث زجر و ملامت کہے وہ بے شک غلطی پر ہے''۔

﴿ابر المقال، مجموعہ رسائل اعلیٰ حضرت ص،۱۵۵، حصہ دوئم، فتاویٰ رضویہ ص، ۳۵۲، ج،۲۲﴾

بقول احمد رضا خان کے انگوٹھے چومنے کی روایت کسی صحیح مرفوع طریقے سے ثابت نہیں اور اس انگوٹھے چومنے کو سنت اور موکد جاننے والے یا ثابت ماننے والے اور انگوٹھے نہ چومنے والے کو ملامت کرنے والی غلطی پر ہیں۔

جبکہ دوسری جانب آج کے رضا خانیؒں نے اس عمل کو کتنا بڑا مقام دے رکھا ہے اور پھر انگوٹھے نہ چومنے والوں کو یہ کہنا کہ (ان کو) عداوت رسول اللہ ﷺ ہے۔

جاء الحق ص،۳۷۲

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی ہے۔(معاذ الله)

احمد رضا خان کے فتوے سے کیسی دن سے زیادہ روشن اور کھلی بغاوت ہے۔رضا خانی مسجدوں میں اگر کسی نے انگوٹھے نہ چومے تو وہاں موجود بریلوی حضرات کے فتوے سننے کے لیے آزمائش شرط ہے، احمد رضا کے اس مسلک سے بغاوت بھی بریلویوں کو رضا خانیت سے باہر کرنے کے لیے کافی ہوگی۔

تاریخ ولادت ۸ ربیع الاول پر علماء کا اجماع ہے

احمد رضا لکھتا ہے:

''اکثر محدثین اور مورخین کے نزدیک تاریخ ولادت آٹھ ربیع الاول ہے اہل زیج نے اجماع کیا ہے، ابن حزم اور حمیدی نے اسی کو مختار کہا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم نے یہی روایت کیا ہے''۔

(نطق الھلال ص ۱۲)

احمد رضا کے مسلک کے مطابق نبی ﷺ کی تاریخ پیدائش ۸ ربیع الاول ہے اور اسی پر علماء کا اجماع ہے جبکہ موجودہ رضا خانیوں کی بغاوت ملاحظہ فرمائیں کہ وہ احمد رضا کے اس بیان کردہ اجماع سے ہٹ کر تاریخ میلاد ۱۲ ربیع الاول بتا رہے ہیں جہاں ایک طرف وہ اپنے اس عمل سے احمد رضا کے دین رضا خانی سے بغاوت کے مرتکب ہو رہے ہیں، دوسری طرف وہ لوگ نبی ﷺ کی تاریخ وفات پر خوشی منا کر اپنا شمار غیروں میں کر رہے ہیں۔

وفات شریف ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی

احمد رضا خان نے لکھا ہے کہ:

''یعنی حضور ﷺ کی وفات شریف روز دوشنبہ بارھویں تاریخ ربیع الاول مبارک کو ہوئی''۔

(نطق الھلال ص ۱۳)

اس وفات شریف کی تاریخ پر خوشیاں منانے والے رضا خانی بتائیں کہ کیا کسی کی وفات پر خوشیاں منانے والے متوفی کے عاشق کہلانے کے حق دار رہتے ہیں۔ اور پھر دیکھئے کہ دین رضوی کے دعویدار اس جگہ اپنے احمد رضا خان سے کس طرح بغاوت کر کے تنہا ہو چکے ہیں۔
کیا حضور نبی کریم ﷺ کی وفات پر خوشیاں منانا رضا خانیوں کو عملی باغی ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں؟ عشق و محبت کے نام پر دین محمدی علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام پر یہ ظلم و ستم اور اس انحراف نے بریلویوں کو کہیں کا بھی نہیں چھوڑا۔

کیے اس عشق میں بھی لاکھوں ستم تم نے
اگر تم خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

ربیع الاول کے جلوس اور تماشے

اور پھر اس دن ۱۲ ربیع الاول کو جلوس نکالنا اور مٹھائیاں بانٹنا۔ بریانی نچھاور کرنا، حلوے

مانڈے انڈیلنا روٹیاں پھینکنا، شربت نثار کرنا، ان سب کاموں کو احمد رضا نے اپنی زندگی میں کتنی بار کیا ہے۔؟

اگر نہیں کیا۔؟ اور ہرگز نہیں کیا تو پھر یہ رضوی مسلک اور رضا خانی مذہب سے بغاوت نہیں ہے۔؟ ۱۲ جھنڈیاں لگانا۔ اپنی مسجد کے امام کو ۱۲۰۰ روپے یا ۱۱۲ روپے یا صرف ۱۲ روپے دینے کا جواز دین رضوی میں کہاں ہے۔؟ اس دن بعض جگہوں پر مرغے لڑانا اور مکہ و مدینہ کے ماڈل بنا کر سڑکوں پر رکھنے کی اجازت احمد رضا خان نے کب دی ہے۔؟ کیا یہ سب دین رضا خانی سے بغاوت نہیں ہے۔؟ اور پھر ان میلاد خوانون پر بھی غور کیجئے وہ کس قسم کے ہوتے ہیں؟۔

داڑھی منڈا میلاد خواں

احمد رضا خان نے لکھا ہے:

> "داڑھی منڈوانے والے سے میلاد پڑھوانا کیسا ہے؟
> جواب: افعال مذکورہ سخت کبائر سے اوران کا مرتکب اشد فاسق وفاجر مستحق عذاب یزدان وغضب رحمٰن اور دنیا میں مستوجب ہزاران زلت وھوان۔ خوش آوازی یا کسی علت نفسانی کے باعث اسے منبر ومسند پر کہ حقیقۃً مسند حضور پرنور سید عالم ﷺ ہے تعظیماً بٹھانا اس سے مجلس مبارک پڑھوانا حرام ہے"۔
> (تعلیمات اعلیٰ حضرت ص ۳۸، فتاویٰ رضویہ ص۔۔۔ جلد دھم)

عید میلاد النبی ﷺ کے چھوٹی مجلسوں سے لے کر مرکزی جلوس تک تقریباً سب ہی میں داڑھی منڈوں کو منبر سے دعوت دیکر بلایا جاتا ہے اور پھر ان سے میلاد نامے پڑھوائے جاتے ہیں تو یہ میلاد پڑھوانے والے احمد رضا خان کے فتوے کے مطابق گناہِ کبیرہ کے مرتکب، اشد فاسق، مستحق عذاب اور اللہ کے غضب کے مستوجب ٹھہرتے ہیں۔ ان داڑھی منڈوں سے میلاد پڑھوا کر اور زینت مجلس بنا کر بٹھانے والے رضا خانی احمد رضا خان کے اس فتوے کو پھر ایک بار دیکھیں۔

کیا دین رضوی بھی اس بات کی اجازت دیتا ہے۔؟

احمد رضا کے مسلک پر قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض قرار دینے والے رضا خانی اس مسئلے میں

احمد رضا کے مسلک کی کیسی کھلی بغاوت کررہے ہیں۔

لڑکوں کی نعت خوانی

احمد رضا خان کی تحریر دیکھیں وہ لکھتا ہے:

"امرد کہ اپنی خوبصورتی یا خوش آوازی سے محل اندیشہ وفتنہ ہو خوش الحانی میں اس سے باز و بتانے سے ممانعت کی جائے گی منقول ہے کہ عورت کے ساتھ دو شیطان ہوتے ہیں اور امرد کے ساتھ ستر شیطان، خوبصورت امرد کا حکم مثل عورت کے ہے"۔

﴿تعلیمات اعلیٰ حضرت ص ۱۱۲﴾

اس جگہ احمد رضا خان نے بتایا ہے کہ خوبصورت امرد کے ساتھ عورتوں سے بھی زیادہ شیطان ہوتے ہیں۔لیکن آج کل کے میلادوں میں شاید کوئی جلسہ بھی خالی نہیں کہ جس میں امرد (نوعمر لڑکوں) سے نعتیں نہ پڑھوائی جاتی ہوں۔اس بغاوت کے باوجود وہ خود کو احمد رضا خان کا معتقد کہلانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

نوعمر لڑکون کو زینت محفل کے طور پر پیش کر کے اپنی مجالس کی تعداد بڑھانے کی پالیسی اختیار کرنے والے رضا خانی احمد رضا کے فتوے سے تصادم کیوں کررہے ہیں؟

احمد رضا خان لکھتا ہے کہ:

عرض : میلاد خواں کے ساتھ اگر امرد شامل ہوں یہ کیسا ہے؟

ارشاد : نہیں چاہیے۔ ﴿ملفوظات ص ۲۳۷﴾

میلاد خواں کے ساتھ امرد (نوعمر لڑکے) نہیں ہونا چاہیے احمد رضا کے اس فتوے کو پڑھنے کے بعد ذرا میلاد کے جلوس کا معائنہ کیجئے کہ کس طرح "مدنی منّوں" کو اس دن جلوسوں اور جلسوں میں شریک کر کے نعت خوانی کرا کے رضا خانی احمد رضا کے فتوے سے کھلی بغاوت کررہے ہیں۔

شہادت نامے پڑھنا

تعلیم احمد رضا ملاحظہ فرمائیں:

"شہادت نامے نثر یا نظم جو آج کل عوام میں رائج ہیں اکثر روایات باطلہ بے سروپا سے مملو اور اکاذیب موضوعہ پر مشتمل ہیں ایسے بیان کا پڑھنا اور سننا وہ شہادت نامہ ہو خواہ کچھ اور۔ مجلس میلاد مبارک میں ہو خواہ کہیں اور مطلقاً حرام و ناجائز ہے"۔

﴿تعلیمات ص۱۱۴ ،فتاویٰ رضویہ ص ---جلد---﴾

اس جگہ دو باتیں سامنے آئیں:

(۱) شہادت نامے اکثر جھوٹی روایات پر مشتمل ہیں۔

(۲) شہادت نامے کسی قسم کے بھی ہوں وہ پڑھنا اور سننا چاہے میلاد میں ہوں یا کہیں اور وہ حرام ہیں۔

لیکن میرے خیال میں شاید ہی کوئی بریلوی ہو جو محرم اور ربیع الاول میں اس حرام کام سے اجتناب کرتا ہو۔ ہر محفل اور ہر مجلس بے سروپا شہادت ناموں سے مملو ہیں۔

تعزیہ دیکھنا

احمد رضا کی نصیحت دیکھیں:

''تعزیہ آتا دیکھ کر اعراض وگردانی کریں اس کی جانب دیکھنا ہی نہ چاہیے اس کی ابتداء سنا جاتا ہے کہ امیر تیمور بادشاہ دہلی کے وقت سے ہوئی''۔

﴿عرفان شریعت ص ۱۹ نذیر سنز لاہور﴾

تعزیہ دیکھ کر منہ موڑنے کا حکم دیکھیں اور پھر آج کے بریلوی حضرات کا عمل دیکھیں کس طرح تعزیہ کے جلوسوں میں شرکت کرتے ہیں اور پھر سبیلیں لگا کر ان ماتم کرنے والے شیعوں کو پانی پلاتے ہیں۔ کیا یہ سب تعاون علی الاثم والعدوان کی مد میں داخل نہیں ہے۔

احمد رضا تو تعزیہ دیکھ کر منہ پھیر دینے کا کہہ رہے ہیں اور بریلوی ان تعزیہ داروں کو پانی اور شربت پلا کر مزید ایسی برائیاں کرنے پر قوت باندھ رہے ہیں۔

انبیاء کرام اور اصحاب عظام کے گستاخوں کے ساتھ اس طرح کا تعاون کرنے کا جواب تو روزِ قیامت بریلوی رضا خانیوں کو دینا ہوگا کو دینا ہوگا لیکن دنیا میں بھی یہ لوگ اپنا شمار انھیں میں کروا رہے ہیں، اور یہ پھٹکار اپنے سر لے رہے ہیں۔

اہلسنت والجماعت دیوبند کے ساتھ بیٹھنے کو حرام سمجھنے والے اور ان سے اتحاد کو شیطانی اتحاد کہنے والے ذرا دیکھئے کس طرح گستاخان انبیاء کرام وازواجِ مطہرات وصحابہ عظام کو دودھ بھرے پیالوں کے شربت پلا رہے ہیں۔ یہ عشق محمد ﷺ ومحبت صحابہ رضوان اللہ علیھم کے تقاضے کے سراسر خلاف ہے۔ بریلویوں کی طرف سے محرم میں سبیلیں لگا کر دشمنان صحابہ کو

سیراب کرنے کے عمل کا شاید کسی کو پتہ نہ چلتا۔

لیکن ۱۴۳۱ھ محرم کے جلوس میں ہونے والے دھماکے میں جب بہت سے روافض ہلاک ہوئے اور حکومت نے ان کے اہل خانہ کے لیے سرکاری فنڈ سے ایک ایک لاکھ روپے کا اعلان کیا تو رضا خانی بھی اپنا کشکول لے کر پہنچ گئے کہ حکومت کو اس بات کا احساس نہیں ہے کہ اس میں اہل السنّت والجماعت کا بھی نقصان ہوا ہے افراد بھی ہمارے شہید ہوئے اس لیے کہ جلوس میں لوگوں کو پانی پلانے کے لیے سنی (بریلوی) بھی قومی اخبار ۲۹ دسمبر ۲۰۰۹ صفحہ ۲، حاجی حنیف طیب بریلوی سیکریڑی مرکزی جمیعت علماء پاکستان کا یہ چشم کشا انکشاف روافض اور رضا خانی جوڑ کا کیسا کھلا ثبوت ہے۔

دشمنان انبیاء کرام وصحابہ عظامؓ واہلسنت وازواج مطہرات کے ساتھ ایسا برتاؤ رضا خانیت کے منہ پر کیا زوردار طمانچہ ہے۔ اور یہ شربت پلانے والے رضا خانی مذہب کے کوئی عوام نہیں ہے بلکہ انجمن طلباء اسلام کے سابق رہنما اور فیض رضا اکیڈمی کے سربراہ فاروق کبیر بھی اس دھماکے میں ہلاک ہوئے۔ قومی اخبار ۲۹ دسمبر ۲۰۰۹ اوپر کی سطح پر روافض کے ساتھ یہ گٹھ جوڑ کس بات کی غمازی کر رہا ہے

ان تعزیہ داروں میں بریلوی حضرات کی شرکت کس مقصد سے تھی وہ تو آپ نے پڑھ لی۔ لیکن اگر یہ شرکت ویسے ہی تماشہ بینی کے لیے ہی ہوتی تو اس کے متعلق بھی احمد رضا خان کا کہنا ہے کہ:

> غرض تعزیہ داروں میں لہو ولعب سمجھ کر جائے تو کیسا ہے۔؟
>
> ارشاد : نہیں چاہیے، ناجائز کام میں جس طرح جان ومال سے مدد کرے گا، یوں سودا بڑھا کر بھی مددگار ہوگا، ناجائز بات کا تماشہ دیکھنا بھی ناجائز ہے۔۔۔ ۔۔۔۔جو گناہ ان حاضرین پر ہوگا وہ اس پر بھی"۔
>
> ﴿ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۲۱۵، حامد اینڈ کمپنی﴾

اور ان تعزیہ داروں کے تماشہ بینوں کے بارے میں احمد رضا خان کا فتویٰ دیکھئے اور پھر دین رضا خانیکے ٹھیکیدار پیشواؤں کی حرکات دیکھئے کہ وہ صرف تماشہ بینی ہی نہیں کر رہے بلکہ اس تعزیہ داری

(بقیہ صفحہ نمبر ۲۶)

بریلویوں کی توحید دشمنی

مفتی محمد معاویہ قادری

الحمدللہ اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے کہ توحید کی تصدیق کے بغیر ایمان جس طرح معدوم ہوتا ہے ایسے ہی محبت رسول ﷺ کے بغیر دعوی اسلام کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہ دعوی عشق رسالت ﷺ ہی کا اظہار تھا کہ علمائے دیوبند نے دین کے ہر میدان میں اول دستے کے طور پر کام کیا (یہ ایک الگ موضوع ہے)۔

دونوں چیزیں (۱) توحید خداوندی (۲) اور محبت رسول ﷺ ایمان کی بنیادیں ہیں بلکہ اصلِ ایمان ہیں۔ ان ہر دو میں سے کسی کا بھی انکار کفر اور زندقہ ہے۔ دعوی توحید عشق رسالت ﷺ کے بغیر سراسر کفر ہے، اور دعوی عشق محمدی ﷺ توحید کے بغیر شرک محض ہے۔ بالفاظ دیگر عشق رسالت سے صرف نظر کرنے [illegible] کا پیروکار ہے تو توحید کے اقرار اور تصدیق کے علاوہ عشق رسالت ﷺ کا دعوی سرتاپا کفر الحاد شرک اور دین ابو طالبی کا اتباع ہے۔ ہماری مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو خود کو "رضا خانی بریلوی" کہلواتے ہیں اور توحید سے ان کو ایسی چڑ اور الرجی ہوتی ہے کہ اس سے بغض وعداوت کا اظہار ان کے چہروں کے خدوخال سے بھی ہونے لگتا ہے۔ یہ لوگ توحید کا انکار کرنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے اور لفظ توحید کا مذاق اڑا کر اپنا شمار مشرکین کی فہرست میں کروانے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے،

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصا مشرکوں کی بد ادا سے

لفظ توحید کا ثبوت قرآن سے

قارئین اہلسنت وجماعت! قرآن مجید کے آخری پارے کی سورۃ سورہ اخلاص (قل ھو اللہ احد) کونسے مسلمان کی نظروں سے اوجھل ہے مفسرین کرام نے اس سورت کے جہاں بہت سے مختلف ناموں کا ذکر کیا ہے ان میں سے ایک "سورۃ التوحید" بھی ہے گویا لفظ "احد" اور "واحد" سے صرف نظر خود لفظ "توحید" بھی قرآن کی ایک سورۃ مبارکہ کا نام

ہے۔
مشہور مفسر اہلسنت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

واعلم ان كثرة الالقاب تدل على مزيد الفضيلة والعرف يشهد لما ذكرنا فاحدها سورة التفريد و ثانيها سورة التجريد و ثالثها سورة التوحيد

﴿تفسیر کبیر ج ۱۱ ص ۳۰۷﴾

اس جگہ علامہ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ اخلاص کے ایک نام سورہ توحید کا بھی ذکر کیا ہے۔
علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وسميت بها لما فيه من التوحيد ولذا سميت ايضا بالاساس فان التوحيد اصل لسائر اصول الدين.

﴿روح المعانی ج ص ۶۹۳﴾

اس مقام پر علامہ آلوسی نے سورہ اخلاص کو سورہ توحید کے نام سے یاد فرمایا اور اسی طرح تفسیر منیر ص ۲۱۳ میں بھی اس کو سورہ توحید کہا گیا۔

لفظ توحید کا ثبوت احادیث سے

(۱) **ان عائشة قالت كان رسول الله ﷺ اذا ضحى اشترى كبشين ..قال فيذبح احدهما عن امته من اقر بالتوحيد ..الخ**

(مسند امام احمد ص ۱۹۱۲ رقم الحدیث ۲۵۲۷۱)

اور ایک روایت میں "**فيذبح احدهما عن امته ممن شهد بالتوحيد**" کے الفاظ ہیں
(مسند امام احمد ج ۱۸ ص ۸۱ رقم الحدیث ۲۵۷۶۲)
اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کی قربانی کا ذکر ہے کہ آپ ﷺ نے دو دنبے ذبح فرمائے اور فرمایا ان میں سے ایک توحید کا اقرار کرنے والوں کی طرف سے ہے۔

(۲) **ان عمروا سال النبى ﷺ عن ذالك فقال اما ابوك فلو كان اقر بالتوحيد فصمت و تصدقت عنه نفع ذالك.**

﴿مجمع الزوائد ج ۴ ص ۱۹۵ و مسند احمد ج ۱۰ ص ۱۷۶﴾

عاص بن وائل (جو کہ حضرت عمرو بن العاص کے والد تھے اور زمانہ جاہلیت میں فوت ہو چکے

تھے) اور ہشامؓ (جو کہ عاص بن وائل کے بیٹے اور صحابیؓ تھے) اپنے والد کی طرف سے اپنے حصہ کے پچاس بدنہ کا نحر کردیا عمرو بن العاص نے نبی ﷺ سے اس بارے میں پوچھا کہ (میں ان کی طرف سے قربانی کرسکتا ہوں یا نہیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ توحید کا اقرار کرتا تھا تو اس کی طرف سے صدقہ کرلو اس کو فائدہ پہنچے گا۔

لفظ توحید کا استعمال اہلسنت کے ہاں

(۱) امام ترمذیؒ حضرت سعید بن جبیرؒ اور ابراہیم نخعیؒ اور تابعین کی ایک جماعت سے آیت ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین کی تفسیر نقل کرتے ہیں کہ:

قالو اذا خرج اهل التوحيد من النار وادخلو ا الجنة يود الذين كفرو ا لو كانوا مسلمين. ﴿ترمذی ج ۲ ص ۹۳﴾

جب اہل توحید (یعنی مسلمان موحدین) کو جہنم سے نکالا جائے گا اور جنت میں داخل کردیا جائے گا تو کافر لوگ بار بار تمنا کریں گے کہ کیا خوب ہوتا اگر وہ مسلمان ہوتے (بیان القرآن)

(۲) امام ترمذیؒ آگے فرماتے ہیں کہ:

و وجه هذا الحديث عن بعض اهل العلم ان اهل التوحيد سيدخلون الجنة الخ

یعنی اہل علم نے اس حدیث کی توجیہ یہ بیان کی ہے کہ اہل توحید (یعنی موحد مسلمان) کو عنقریب جنت میں داخل کردیا جائے گا۔

(۳) ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص نے جھوٹی قسم کھائی لا الہ الا اللہ کے ساتھ اللہ نے اس کی مغفرت کردی اس حدیث میں امام شعبہؒ فرماتے ہیں کہ

من قبل التوحيد ﴿مسند احمد ص ۱۲۴ عن ابن زبیر﴾

(۴) علامہ بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ و هم بذكر الرحمن هم كافرون کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اى بالتوحيد

(۵) ملا علی قاری حنفیؒ لکھتے ہیں

انما جاء الانبياء لبيان التوحيد ﴿شرح فقہ اکبر ص ۱۱﴾

(۶) شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ:

اعلم ان للتوحيد اربع مراتب ﴿حجۃ اللہ بالغہ ج ۱ ص ۱۱۹﴾

تفسیر احادیث اور علماء اہلسنت کے ان اقوال سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ لفظ ''توحید'' خود نبی کریم ﷺ کا استعمال شدہ لفظ ہے اور قرآن کی ایک مکمل سورۃ کا نام سورہ توحید ہے اور توحید والے ہی جنت میں جائیں گے۔ ہم نے یہاں لفظ توحید اور عقیدہ توحید کی اہمیت کی وجہ سے چند ہی اقوال نقل کرنے پر اکتفاء کیا ہے ورنہ توحید کا تعلق اعتقاد سے ہے کتب اسلام اس کے استعمال کے اثبات سے بھری پڑی ہیں

موحد وہ ہیں جو غیر اللہ کے آگے نہیں جھکتے
وہ پیشانی پہ داغ شرک لگوایا نہیں کرتے

ان تمام حوالوں کے بعد شائد کوئی کوڑھ مغز، عقل وخرد سے عاری اور جاہل مشرک ہی اس لفظ کا انکار کر سکتا ہے ورنہ عقل مند کیلئے اتنے دلائل کی بھی ضرورت نہ تھی۔ کسی گاؤں دیہات کے باسی لاعلم مسلمان سے بھی اس توحید کے اعتقاد کے بارے میں دریافت کیا جائے تو وہ بھی یقیناً اس کی اہمیت بیان کر دے گا۔

لیکن افسوس! صد افسوس! کہ ہمارا جن لوگوں سے پالا پڑا ہے وہ اگر چہ خود کو اہلسنت کہلواتے ہیں مسلمان اور عاشق رسول ہونے کے دعویدار ہیں لیکن توحید کا یکسر انکار کر دیتے ہیں اور اس کے خلاف ایسی موشگافیاں ان کی کتب میں پائی جاتی ہیں کہ الامان والحفیظ۔

بریلویوں کی توحید دشمنی

بریلوی جماعت کے حکیم الامت مفتی احمد یار گجراتی صاحب کے صاحبزادے مفتی اقتدار احمد خان نعیمی لکھتا ہے کہ:

> وہابیوں نے سات لفظ اپنی مرضی سے اپنے دین میں ایجاد کر لئے ہیں جن کا قرآن و حدیث میں کہیں ذکر نہیں ہے۔ نہ آج تک کوئی ثبوت دے سکا (۱) لفظ توحید (۲) لفظ موحد۔ کتب تصوف میں وہابیوں نے ہی ان لفظوں کی ملاوٹ کی ہے۔ اولیاء اللہ خلاف قرآن و حدیث ایسے لفظ استعمال کرنے کی جرات نہیں کر سکتے۔

﴿شرعی استفتاء ص ۱۳ نعیمی کتب خانہ لاہور﴾

قارئین اہلسنت ! ہمارے مذکورہ حوالہ جات دیکھ کر خود ہی فیصلہ کر لیجئے کہ ان الفاظ کو ہم نے ایجاد کیا ہے یا خود مفسرین بلکہ مسند احمد کی روایت میں تو خود نبی کریم ﷺ سے بھی اس کا ثبوت ہے۔

علم و عمل کی یہ کوتاہی قلب و نظر کی یہ گمراہی
آج کا انسان تو بہ کتنا ہے انجام سے غافل

یہی صاحبزادہ صاحب لکھتے ہیں کہ:

مقالات غوث اعظم میں لفظ توحید اور لفظ موحد کا استعمال کرنا بعد کی ملاوٹ ہے بھلا غوث اعظم ایسے لفظ کیوں استعمال فرماتے جو اللہ و رسول کو پسند نہیں

﴿شرعی استفتاء ص ۲۴: نعیمی کتب خانہ لاہور﴾

اس کا تو ہم اثبات کر چکے ہیں کہ لفظ توحید کس کی ایجاد ہے لیکن سوال یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک لفظ کا استعمال فرما چکے ہیں لیکن آپ کو وہ پسند نہیں ؟ سچ کہوں ۔۔ تو تمہیں رسول اللہ ﷺ سے عداوت ہے دشمنی ہے دعوی عشق صرف ظاہری نمود و نمائش کیلئے ہے تا کہ ناواقف اور دین سے نا آشنا مسلمانوں کا ایمان اور مال لوٹ کر ابلیسی مشن کی تکمیل کر سکو اور اپنے شکم کی آگ بجھا سکو۔ اللہ عقیدے کی بدبختی سے بچائے۔ آمین۔

حضرت کی ہرزہ بافی کچھ مستند نہیں
کہنے کی ایک حد ہے بکنے کی حد نہیں

پیران پیر محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ پکے سنی تھے۔ اور رسول کریم ﷺ کے سچے عاشق تھے انہوں نے اس لفظ کا استعمال اس لئے کیا ہے کہ میرے اور ان کے آقا کریم ﷺ نے اس کا استعمال کیا۔ حضرت جیلانیؒ کوئی بدعتی بریلوی تو تھے نہیں کہ ان کو یہ لفظ ناپسند ہوتا اور بعد کی ایجاد معلوم ہوتا۔

صاحبزادہ اقتدار احمد گجراتی صاحب آگے لکھتے ہیں کہ:

اللہ و رسول کو لفظ ایمان اور لفظ مومن ۔۔۔۔۔ وغیرہ ۔۔۔۔۔ پسند تھے نہ کہ توحید اور موحد

﴿حوالہ ایضا ص ۲۴﴾

نصیر الدین گولڑوی صاحب لکھتے ہیں کہ جب آدمی کے دل سے نور توحید کی نعمت سلب کر لی جاتی ہے۔۔ صاحبزادہ صاحب اس پر تبصرہ و تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

اقول۔ یہ نور توحید کیا چیز ہے؟ اس کا ثبوت دو، جب لفظ توحید ہی ثابت نہیں
تو نور توحید کہاں سے آ گیا؟۔

قارئین کرام! غور فرمائیں توحید سے بغض وعداوت کس وافر مقدار میں موجود ہے اور شرکیہ جراثیم کا کتنا گہرا اثر ہے توحید کا نام سنتے ہی آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ کیا ان حضرات کے تعارف کیلئے مزید دلائل درکار ہیں؟ جو اس قدر اسلام دشمنی پر کمربستہ ہیں۔

بریلوی حضرات کے کئی القاب والے مولوی فیض احمد اویسی بریلوی لکھتا ہے کہ:

توحیدی عقیدہ رسالت وولایت سے دور کرنے کی ایک یہودیانہ سازش ہے۔

﴿فضل الوحید: ص ۹﴾

استغفر اللہ والعیاذ باللہ ''توحیدی عقیدہ'' کو یہودیانہ سازش کہنا اور رسول اللہ ﷺ کے پسندیدہ جملے کی اس طرح توہین کرنا کیا یہ حرکت اسلام دشمنی کا کھلا ثبوت نہیں؟ کیا ایسے توحید دشمنوں کا اسلام میں کوئی حصہ ہے؟

ستم گر تجھ سے امید کرم ہوگی جنہیں ہوگی
ہمیں تو دیکھنا یہ ہے کہ تو ظالم کہاں تک ہے

مولوی فیض احمد اویسی بریلوی ''استعمال توحید کی بدعت'' کا عنوان بنا کر لکھتا ہے کہ:

جو لوگ توحید پر زور لگا رہے ہیں وہ خود کو بدعت کا دشمن بتاتے ہیں لیکن یہ (توحید کے استعمال کی) بدعت سے اتنی محبت کیوں کہ اسلام کی اصلی اصطلاح کے بجائے نو پید (بدعت) کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا ہے۔

﴿فضل الوحید: ص ۲﴾

اگر قرآن وحدیث سے ادنیٰ تعلق بھی ہوتا تو اس لفظ کو بدعت کہنے کی جرات کبھی نہ کرتے لیکن صد افسوس کا مقام ہے بریلوی مذہب کیلئے کہ ان کو آج تک کوئی اہل فہم رہنما میسر ہی نہ ہو سکا جو ان کی صحیح رہنمائی کرتا۔

باطل جو صداقت سے الجھتا ہے تو الجھے
ذروں سے یہ خورشید چھپا ہے نہ چھپے گا

مولوی نعیم الرحمٰن بریلوی لکھتے ہیں کہ:

لفظ توحید کی ایجاد ہی توہین نبوت کیلئے ہوئی ہے۔

﴿شرعی استفتاء ص ۱۳﴾

ہم نے ثابت کر دیا کہ اس لفظ کو نہ صرف قرآن نے استعمال کیا بلکہ نبی ﷺ کی زبان صحابہ کرام اور علماء اہلسنت نے اپنی کتابوں میں اس لفظ کا ذکر کیا مولوی نعیم الرحمٰن صاحب کھل کر ان کے بارے میں کچھ تبصرہ کرنا پسند فرمائین گے؟

جب سر محشر وہ پوچھیں گے بلا کے سامنے
کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

قارئین اہلسنت و جماعت! یہ بات سمجھانے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں کہ توحید کا کیا مطلب ہے؟ اور اس کی کس قدر اہمیت ہے؟ کیونکہ یہ ایک ایسی اصطلاح ہے کہ جس کو سنتے ہی مسلمان کے دل و دماغ میں اس کا پورا تعارف ابھر کر سامنے آجاتا ہے۔ لیکن ہمارا واسطہ ایسے لوگوں سے پڑا ہے جو ضد ہٹ دھرمی اور جہالت میں مشرکین مکہ سے بھی گئے گزرے ہیں اس لئے ان دشمنان توحید کے سامنے توحید کا کچھ تعارف بھی کروا دیتے ہیں۔

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات۔

سید میر شریف جرجانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

توحید کا معنی اللہ قدوس کی ذات کو معبودیت میں ہر ایک چیز سے مقدس و مجرد ماننا ہے جو وہم و گمان میں آسکتی ہو (یعنی تصورات و خیالات میں آنے والے کسی شیء کسی فرد کسی ہستی کو بھی لائق عبادت نہ جانے صرف اللہ کو معبود برحق مانے) توحید تین چیزوں کا نام ہے اللہ تعالی کی معرفت اس کے رب ہونے کے اعتبار سے ثانیا اس کی واحدانیت کا اقرار ثالثا اس سے ہر شریک کی نفی کرنا۔

﴿التعریفات: ص ۷۳۔ دار الکتب العلمیہ بیروت﴾

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

فالتوحيد اثبات الهية المعبود و تقديسه و نفي الهية ما سواه

﴿الاتقان فی علوم القرآن: ج ۲ ص ۳۱۵ دار الکتب العلمیہ بیروت﴾

پس توحید یہ ہے کہ معبود کی الوہیت اور ہر عیب سے اس کا پاک ہونا ثابت کیا جائے اور اس کے ماسوا سے الوہیت کی نفی کی جائے۔

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ بریلوی جس توحید کا انکار کر رہے ہیں وہ کس قدر اہم اور لازمی چیز ہے۔ بلکہ علامہ سیوطی ابن جریرؒ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ قرآن تین چیزوں پر

مشتمل ہے ان میں سے ایک ''توحید'' ہے اسی لئے سورہ اخلاص کو ثلث قرآن کہا جاتا ہے کہ وہ پوری کی پوری توحید پر مشتمل ہے

قال ابن جریر :القرآن یشتمل علی ثلاثه اشیاء التوحید والاخبار و الدیانات و لهذا کانت سورة الاخلاص ثلثه لانها تشمل التوحید کله.

﴿الاتقان: ج ۲، ص ۲۴۹ طبع بیروت﴾

آج بریلوی اس توحید کا انکار کر کے گویا ثلث قرآن کا انکار کر رہے ہیں اب ہمارے قارئین خود فیصلہ کر لیں کہ جو قرآن ہی کے منکر ہوں کیا وہ لوگ کبھی مسلمان ہو سکتے ہیں؟

توحید کا مطلب بریلوی کتب سے بھی ملاحظہ فرمالیں:

مفتی احمد یار بریلوی لکھتے ہیں کہ:

کلمہ طیبہ کے پہلے جز میں توحید کا ذکر ہے دوسرے میں توحید کی نوعیت کا ذکر۔

﴿رسائل نعیمیہ ص ۲۸۰﴾

مولوی احمد سعید کاظمی لکھتا ہے کہ:

اس میں شک نہیں کہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ دعوی ہے اور محمد رسول اللہ اس کی دلیل ہے اور اس دلیل کو دعوے سے اتنا قرب ہے کہ دونوں کے درمیان واو عاطفہ تک کی گنجائش نہیں۔

﴿ضرورت توحید۔ صفحہ آخر﴾

جب یہ بات معلوم ہو چکی کہ پورا کلمہ ہی توحید ہے تو پھر اس کا انکار اس کا مذاق اڑانا کس قدر ناروا اور غیر مناسب حرکت ہے اور اسلام دشمنی کی کسی کھلی نشانی ہے توحید سے عداوت کی کیسی واضح دلیل ہے۔

احباب کی یہ شان حریفانہ سلامت
دشمن کو بھی یوں زہر اگلتے نہیں دیکھا

اے مسلمانو! خدارا انصاف فرمایئے۔ اپنے ہوش وحواس کے دائرے میں رہتے ہوئے دل و دماغ کو حاضر کر کے خوف خدا اور حب مصطفیٰ ﷺ اور روز جزاء کے حساب و کتاب اور جہنم کی ہولناکیوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے بتائے کہ کیا توحید جو کہ قرآن کی ایک سورۃ کا نام ہے توحید جو کہ ثلث قرآن کا مضمون ہے توحید جو کہ جناب رسالت مآب ﷺ کا پسند فرمودہ جملہ

ہے توحید جس کے ذکر سے اہلسنت کی کتابیں بھری پڑی ہیں اس عقیدے کو ''یہودیانہ سازش''، ''توہین نبوت''، ''بدعت''، ''وہابیوں کی ایجاد''، ''اللہ و رسول کا ناپسندیدہ لفظ'' جیسے القابات سے نوازنا کیا کسی ادنیٰ مسلمان سے بھی اس کی توقع کی جا سکتی ہے؟ نہیں مسلمان تو بہت دور کسی مشرک بلکہ شیطان سے بھی توحید کی توہین ان الفاظ سے آپ کو نہیں ملے گی۔

لیکن افسوس کہ نام نہاد مسلمان عشق رسالت کا دعوی کرنے والے دین کے یہ لٹیرے کس دیدہ دلیری سے اس عقیدے کی تردید کر رہے ہیں کیا اس سے بڑھ کر ظلم، زندقہ، الحاد کی مثال دنیا کے کسی بھی کافر، مشرک، وشیطان سے مل سکتی ہے؟

انبیاء علیہم السلام ساری زندگی جس عقیدے کی ترویج کیلئے تکالیف و مصائب جھیلتے رہے اور خود خاتم النبیین ﷺ (فداہ امی و ابی) جس عقیدے کی ترویج و اشاعت کیلئے دن رات، سردی و گرمی میں کوشاں رہے اور جس عقیدے کے بغیر کوئی شخص مسلمان کہلانے کا حق دار نہیں اس عقیدے کی یوں توہین کرنا بریلویت کو کس سمت دھکیلتا ہے؟

اے سنی مسلمانو! کیا توحید سے دشمنی آپ کے مذہب میں قابل قبول ہے؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر اس سے عداوت و دشمنی کی بناء پر بریلوی رضاخانی اسلام کے دعوے میں سچے کیسے تسلیم کئے جا سکتے ہیں؟۔

آخر میں امت بریلویہ کے دام فریب کے اسیر حضرات سے گزارش کرتا ہوں کہ اللہ کیلئے حق کو سمجھئے اور ہر بات میں اپنے بڑوں کی بات کو حرف آخر سمجھنے کے بجائے طلب حق اور اسلام پسندی کا مادہ پیدا کیجئے اور ان توحید دشمنوں کا اتباع اور پیروی اختیار کر کے خود کو جہنم کا ایندھن مت بنائے۔ اللہ مجھے اور آپ کو حق کا دلدادہ اور راہ توحید پر ''نور سنت'' کے ذریعہ گامزن فرمائے۔ آمین۔

بقیہ ص ۱۰ (احمد رضا خان کے باغی بریلوی): کے شرکاء کو شربت پلا رہے ہیں۔ کیا احمد رضا کے فتوے کے مطابق جو گناہ ان روافض پر ہوگا وہ ان نام نہاد سنیوں پر نہیں ہوگا؟ (جاری ہے)

مندرجہ ذیل درود تنگ دستی فاقہ کشی حلال رزق کی طلب حرام سے بچنے کا بہترین وظیفہ ہے روزانہ سات بار پڑھنے سے اللہ تعالیٰ تمام مالی حالات بہتر فرمائیں گے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّھَبْ لَنَا اَللّٰھُمَّ مِنْ رِزْقِکَ الْحَلَالِ الطَّیِّبِ الْمُبَارَکِ مَاتَصُوْنَ بِہٖ وُجُوْھَنَا عَنِ التَّعَرُّضِ اِلٰی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ وَاجْعَلْ لَنَا اَللّٰھُمَّ اِلَیْہِ طَرِیْقاً سَھْلاً مِّنْ غَیْرِ تَعَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَا مِنَّۃٍ وَّلَا تَبِعَۃٍ وَّجَنِّبْنَا اَللّٰھُمَّ الْحَرَامَ حَیْثُ کَانَ وَ اَیْنَ کَانَ وَ عِنْدَمَنْ کَانَ وَحُلْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ اَھْلِہٖ وَاقْبِضْ عَنَّا اَیْدِیَھُمْ وَاصْرِفْ عَنَّا قُلُوْبَھُمْ حَتّٰی لَا نَتَقَلَّبُ اِلَّا فِیْمَا یُرْضِیْکَ وَلَا نَسْتَعِیْنُ بِنِعْمَتِکَ اِلَّا عَلٰی مَاتُحِبُّ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر اور عطا کر ہم کو اے اللہ اپنے رزق حلال، طیب اور مبارک سے اس قدر کہ آپ بچالیں اس کے ذریعہ ہمارے چہروں کو، آپ کی مخلوق میں سے کسی کے سامنے اپنی حاجت پیش کرنے سے، اور نکال دے ہمارے لئے اے اللہ! راستہ آسان، بغیر مشقت اور تکان اور بغیر احسان مندی اور تاوان کے، اور بچا ہم کو اے اللہ! حرام سے، خواہ جہاں کہیں بھی ہو، اور جس کے پاس بھی ہو، اور آڑ بنادے ہمارے درمیان اور حرام والوں کے درمیان اور بند کردے ہم سے ان کے ہاتھوں کو، اور پھیر دے ہم سے ان کے دلوں کو یہاں تک کہ نہ ہو ہماری نقل وحرکت مگر اس چیز پر جو آپ کو محبوب ہو، اے ارحم الراحمین! اپنی رحمت سے ایسا ہی کر۔

﴿ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول ﷺ: ص ۸۲﴾

کیا اس امت میں شرک آ سکتا ہے؟

کاشف رضا فاروقی

آج کل بریلوی حضرات نے ایک نیا مسئلہ اٹھایا ہے کہ یہ امت تو شرک کر ہی نہیں سکتی لیکن دیوبندی وغیرہ ہمیں مشرک کہتے ہیں۔ بریلوی حضرات احادیث پیش کرتے ہیں۔ بخاری باب الصلاۃ علی الشہید، کتاب المغازی تحت غزوہ احد، مسلم کتاب الحوض وغیرھا کئی اور جگہ بھی ہیں ان میں الفاظ ہیں

ما اخاف علیکم ان تشرکوا الخ او کما قال

محدثین کرام نے ان جیسی احادیث کے تحت لکھا ہے مثلاً علامہ عینی اس کے تحت لکھتے ہیں

"معناہ علی مجموعکم لان ذلک قد وقع من البعض والعیاذ باللہ

﴿عمدۃ القاری ج ۸ ص ۲۲۷ باب الصلوۃ علی الشہید﴾

یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ تم ساری امت شرک میں مبتلا نہیں ہو گے کیونکہ بعض امت اس میں واقع ہوئی ہے

(۲)　امام نووی لکھتے ہیں

لاترتد جملۃً ﴿نووی ج ۲ ص ۲۵۰﴾

یعنی ساری امت مرتد نہ ہوگی یعنی ساری امت مشرک نہ ہوگی اگر بعض افراد ہو جائیں تو اس حدیث کے خلاف نہیں۔

(۳)　علامہ طاہر پٹنی لکھتے ہیں

مرادہ جمیع امتہ والا فقد ارتد البعض بعدہ

﴿مجمع بحار الانوار ج ۳ ص ۲۱۴ مادہ شرک﴾

یعنی اس حدیث سے مراد تمام امت ہے کیونکہ آپ کے بعد بعض امت کے افراد مرتد ہوئے۔

(۴)　حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں شرک کی بحث کرتے ہوئے،

"یہی مرض اکثر یہودیوں اور عیسائیوں اور مشرکوں کا تھا اور آج بھی امت محمدیہ کے بعض غالی منافق لوگوں کا ہے"

﴿حجۃ اللہ البالغہ ج ۱ ص ۱۸۳ عربی﴾

(۵) سید احمد کبیر رفاعیؒ لکھتے ہیں۔

''جب تم اولیاء کرام سے تعاون چاہو تو اولیاء سے مدد نہ مانگو اور نہ ہی ان سے فریاد کرو اس لئے کہ یہ شرک ہے البتہ ان کی محبت کے طفیل اللہ تعالیٰ سے مانگو''۔

﴿البرھان المؤید ص ۱۴۴﴾

(۶) مولانا احمد الدین بگویؒ جن کو بریلویوں نے ''تذکرہ علماء اہلسنت وجماعت لاہور'' میں اپنے اکابر میں شمار کیا ہے وہ اپنی کتاب ''دلیل المشرکین'' کی وجہ تالیف میں لکھتے ہیں

''حمد وصلوۃ کے بعد واضح ہو کہ اس دور میں شرک اور اس کی مختلف اقسام عوام وخواص میں پھیلی ہوئی ہیں''۔

﴿تذکار بگویہ ج ۱ ص ۱۰۸﴾

آگے لکھتے ہیں

<u>شرک فی العلم:</u> کوئی شخص یہ عتقاد رکھے کہ اللہ کے سوا اس کی مخلوق میں سے کسی کو مطلق علم (عام اور ہر چیز کا علم) حاصل ہے اور حاضر وناظر اور دور جگہ سے بھی علم رکھنے والا جانتا ہو اور اس اعتقاد کا اثر اس شخص کی باتوں سے بھی ظاہر ہو مثلاً اٹھتے بیٹھتے، نیند اور بیداری وغیرہ کی حالت میں اپنے مرشد اور شیخ کا نام پکارے بجائے اللہ تعالیٰ کا نام لینے کے۔

﴿تذکار بگویہ ج ۱ ص ۱۱۴﴾

یک جگہ لکھتے ہیں

<u>شرک فی الاستعانۃ:</u> مردوں سے استعانت اور حاجتیں طلب کرنے اور ان کی توجہ مبذول کرنے میں شرک کا ارتکاب کرنا شرک کی قبیح ترین صورت ہے حالانکہ عبادت اور استعانت تو صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔

﴿تذکار بگویہ ج ۱ ص ۱۱۵﴾

(۷) پیر صاحب لکھتے ہیں کہ:

اے صاحب مزار میر افلاں کام سرانجام دو تو بتوں کے پجاریوں سے مشابہت پیدا ہو جائیگی جو نا جائز ہے۔﴿اعلاء کلمۃ اللہ ص ۶۷﴾

(۸) ملت بریلویہ کے بانی فاضل بریلوی اس شخص کے متعلق لکھتے ہیں جو رکوع میں کسی

خاص آدمی کی خوشامد کیلئے یا خاص تعلق کی وجہ سے رکوع کو لمبا کرے چاہے ایک بار تسبیح کی مقدار ہی کیوں نہ ہو۔

وہ لکھتے ہیں

"ہمارے امام اعظمؒ نے فرمایا یخشی علیه امر عظیم یعنی اس پر شرک کا اندیشہ ہے"۔

﴿احکام شریعت حصہ دوم ص ۱۷۸﴾

(۹) علامہ سید یوسف سید ہاشم رفاعی لکھتے ہیں

حضرت عمرؓ نے اس درخت (جس کے نیچے بیعت رضوان ہوئی تھی) کو اس لیے کٹوایا تھا کہ شرک جو اس سے پہلے لوگوں کے دلوں میں جاگزین یا ان کے قریب رہ چکا تھا راہ نہ پا سکے۔

﴿اسلامی عقائد مترجم ص ۱۶۳﴾

اس پر مندرجہ ذیل جید بریلویوں کی تقاریظ ہیں

(۱) قائد بریلویت مولوی شاہ احمد نورانی صاحب

(۲) مولوی سید محمود احمد رضوی صاحب

(۳) مفتی عبدالقیوم ہزاروی مہتمم جامعہ نظامیہ لاہور

(۴) مولوی عبدالستار خان نیازی

نمبر ۴ سے لے کر ۸ تک تمام صورتیں بریلویوں میں وقوع پذیر ہیں۔ اب بولیں وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ یہ علماء دیوبند کی زیادتی ہے کہ وہ بریلوی حضرات کو مشرک کہتے ہیں ان میں سے کون دیوبندی ہے؟

امت میں اگر شرک آ ہی نہیں سکتا تو پھر ان اکابر نے مشرک کا فتویٰ تم پر کیوں لگایا؟

نمبر ۹، ۱۰ کو ملاحظہ فرمائیں۔ اگر امت میں شرک آ ہی نہیں سکتا تھا تو سیدنا عمرؓ نے درخت کیوں کٹوایا اور امام اعظمؒ شرک کا اندیشہ کیوں محسوس فرما رہے ہیں۔

(۱۱) حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فتح الباری میں باب الصلاۃ علی الشہید کی دوسری روایت میں ما اخاف علیکم ان تشرکوا الخ کی تشریح میں لکھتے ہیں

اَی علی مجموعکم لانّ ذلک قد وقع من البعض اعاذنا الله تعالیٰ

﴿فتح الباری ج ۳ ص ۱۷۱ قدیمی﴾

یہ حکم ساری امت کے مجموعہ کیلئے ہے کیونکہ بعض افراد مشرک ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔

(۱۲)　علامہ عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں

انبیاء اولیاء کو بروقت حاضر و ناظر جاننا اور اعتقاد رکھنا کہ ہر حال میں وہ ہماری ندا سنتے ہیں اگرچہ ندا دور سے بھی ہو شرک ہے کیونکہ یہ صفت اللہ تعالیٰ کیلئے خاص ہے۔

﴿مجموعہ الفتاوی کتاب العقائد ص ۴۶ ایچ ایم سعید﴾

(۱۳)　شیخ جیلانی لکھتے **لان الاشتغال بغیر اللہ عزوجل شرک**

(۱۴)　اس کے ترجمہ میں شاہ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے

زہرا کہ مشغول شدن بغیر خدا وطلب کردن آنرا شرک است۔

﴿شرح فتوح الغیب ص ۲۹۲ مقالہ نمبر ۵۳﴾

یعنی کہ غیر خدا کے ساتھ مشغول ہونا اور اس سے مانگنا شرک ہے۔

(۱۵)　شاہ عبدالعزیز لکھتے ہیں:

پرستش یہ ہے کہ سجدہ کیا یا طواف کیا کسی کے نام کو تقرب کے طریقے سے ورد بنانا یا کسی کے نام پر جانور ذبح کیا، یا خود کو کسی کا بندہ کہا۔ جاہل مسلمانوں میں سے کوئی بھی ان کاموں سے کوئی کام قبر والوں کے لئے کریگا تو اسی وقت کافر ہو جائے گا۔

﴿فتاوی عزیزی ج ۱ ص ۳۳﴾

دوسری جگہ شاہ صاحب لکھتے ہیں

نیک ارواح سے مدد چاہنے کے مسئلہ پر اس امت میں بہت زیادہ افراط سے کام لیا گیا ہے چنانچہ جاہل اور عوام یہ کرتے ہیں۔۔۔اور ان کو ہر عمل میں مستقل جانتے ہیں بلاشبہ یہ شرک جلی ہے۔

﴿فتاوی عزیزی ج ۱ ص ۱۲۱﴾

اگر اس امت میں شرک آہی نہیں سکتا تھا تو شاہ صاحب نے یہ کیوں لکھا؟

(۱۶)　شیخ شرف الدین یحیٰ منیری لکھتے ہیں

نفع ونقصان کا غیر اللہ کی جانب سے جاننا شرک ہے۔

﴿مکتوبات دوصدی ص ۶۶۰ مکتوب نمبر ۲۰۱﴾

(۱۷) مجالس الابرار جس کی تصدیق وتائید خاتم المحدثین شاہ عبدالعزیزؒ نے فتاوٰی عزیزی میں کی ہے۔اس میں ہے

رسول خداﷺ نے فرمایا ہے کہ لعنت خدا کی یہود اور نصارٰی پر جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

آگے لکھتے ہیں

لعنت کی بددعا فرمانے کا یہ سبب ہے کہ جہاں ان کے انبیاء دفن تھے وہ ان مقامات پر نماز پڑھا کرتے تھے یا اس لحاظ سے کہ ان کی قبروں کا سجدہ کرنا ان کی بڑائی کرنا کھلا ہوا شرک ہے۔

آگے لکھتے ہیں

بعض محققین نے کہا ہے کسی متبرک مقام میں جہاں صلحاء کی قبریں ہوں نماز پڑھنا بھی اس ممانعت میں شامل ہے خصوصاً ایسی حالت میں کہ جب ان صلحاء کی تعظیم کا یہ سبب بنے۔اس لئے کہ اس میں بھی شرک خفی ہے۔

آگے لکھتے ہیں

یہ علت جس کی وجہ سے شارع نے قبروں کو مسجد بنانے سے منع فرمایا ہے اسی نے بہتروں کو شرک اکبر یا اس سے کچھ کم درجے کے شرک میں مبتلا کر دیا ہے کیونکہ مرد صالح کی قبر کا شرک دل جلد قبول کر لیتا ہے۔

آگے لکھتے ہیں

مسلمانوں کا علم دین کے موافق اس امر پر اتفاق ہے کہ قبروں کے پاس نماز ممنوع ہے کیونکہ فساد شرک اور بت پرستی سے مشابہت قبروں کے پاس نماز پڑھنے میں زیادہ ہے۔

پھر آگے ایک جگہ طلوع وغروب وزوال کے وقت عبادت سے منع پر قیاس کرتے ہوئے لکھتے ہیں

جب شارع نے صرف اس مشابہت (کیونکہ مشرکین طلوع وغروب کے وقت عبادت آفتاب کا خیال کرتے تھے) سے بچنے کے لئے اس عبادت سے منع کیا

(جو اوقات طلوع وغروب میں کی جائے) حالانکہ یہ بات نمازی کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوگی (کہ میں مشرکین کی مشابہت کرر ہا ہوں) تو پھر اس ذریعہ کا کیا کہنا جس سے اکثر شرک تک نوبت جا پہنچتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ مردوں کو پکارتے ہیں اور ان سے حاجتیں مانگتے ہیں۔

﴿مجالس الابرار مجلس نمبر ۱۷﴾

دوسرے مقام پر شیخ احمد رومی قبر کی زیارت کی دو قسمیں بنا کر

(۱) زیارت شرعی

(۲) زیارت بدعی

زیارت بدعی۔ کے تحت لکھتے ہیں۔

زیارت بدعی یہ ہے کہ قبروں کے پاس نماز پڑھنے، طواف کرنے اور بوسہ دینے اور چومنے اور قبروں پر منہ ملنے اور وہاں کی مٹی لینے اور اہل قبور کو پکارنے، اور۔۔۔۔۔ان سے مدد اور رزق اور عافیت اور اولاد اور ادائے قرض کا سوال کرنے اور سختیوں کے دور ہونے اور لاچاروں کی امداد اور اس کے سوا دوسری ان حاجتوں کیلئے، جن کو بت پرست اپنے بتوں سے مانگتے تھے، قبروں کی زیارت کرنا۔ اس میں شک نہیں کہ اس زیارت بدعی شرکی کی اصل ان ہی بت پرستوں سے لی ہوئی ہے۔

﴿مجالس الابرار مجلس نمبر ۵۷﴾

(۱۸) مفتی اقتدار احمد نعیمی بریلوی لکھتے ہیں

ان مندرجہ تمام احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ بجز اللہ تعالیٰ کے کسی اور شئے کی قسم کہنا ممنوع ہے اور بفرمان نبوت غیر اللہ کی قسم بولنے والا کافر ومشرک ہوجاتا ہے۔

﴿العطایا الاحمدیہ ج۳ ص ۴۹۳﴾

(فاضل بریلوی نے غیر اللہ کی قسم کھائی ہے)

(۱۹) بریلوی جید عالم پروفیسر مسعود کے جد امجد لکھتے ہیں جس کو نقل پروفیسر صاحب نے خود ہی کیا ہے:

نہ بسوئے قبر سجدہ کنند کہ موجب شرک وکفر است۔

﴿تذکرہ مظہر مسعود ص ۱۴۰﴾

اور قبر کو سجدہ نہ کرے کیونکہ یہ موجب شرک اور کفر ہے۔

(۲۰)　ڈاکٹر مسعود لکھتے

حقیقت یہ ہے کہ اعراس میں بالعموم افعال مشرکیہ کا ارتکاب اس کثرت سے ہونے لگا کہ عرس کے نام سے بعض حضرات کو چڑسی ہوگئی ہے۔

﴿فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں ص ۵۲﴾

یہ سب صورتیں بریلویوں میں واقع ہیں تو اگر شرک آ ہی نہیں سکتا تو انہوں نے شرک کے فتوے کیوں دیئے حالانکہ یہ سب تو دیوبندی نہیں ہیں۔

اب احادیث کے صحیح مطالب ومفاہم اور اسلاف امت کے فرامین سے معلوم ہوگیا کہ ساری امت محمدیہ شرک میں مبتلا نہیں ہوسکتی باقی رہی یہ بات کہ بعض افراد کا شرک کرنا وہ نہ صرف ممکن ہے بلکہ واقع ہوا ہے، ہم علی العموم بریلویوں کو مشرک نہیں کہتے ان میں سے جو افراد وہ کام کرتے ہیں جس پر اسلاف نے شرک کا حکم دیا ہے ہم ان کو ضرور مشرک کہیں گے۔

اب رضا خانیوں کی مرضی ہے کہ وہ احادیث کا من گھڑت معنی لیں یا اسلام کی مان کر اپنے آپ کو بریلوی مسائل سے بچا کر شرک سے بچائیں۔ جتنے بریلوی علماء نے ان احادیث سے غلط معنی لے کر امت کو دھوکا دینے کی کوشش کی ہے۔ وہ بحمد للہ اس تحریر سے اپنے الفاظ کا بخوبی رد دیکھ لیں۔ چاہے وہ آصف جلالی ہوں، خان محمد قادری ہوں، عبدالحکیم اختر شاہ جہاں نوری ہوں چاہے کوئی اور۔

کل میاں حجام جہاں مونڈتا تھا اوروں کے سر
آج اسی کوچہ میں خود اس کی حجامت ہوگئی

بریلوی اشرف العلماء اشرف سیالوی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا گستاخ

راقم ایک دفعہ لاہور میں مکتبہ نبویہ پر حاضر ہوا علامہ اقبال احمد فاروقی زید مجدہ جلوہ فرما تھے کسی بات پر اشرف العلماء کا ذکر چلا تو یوں گل فشا ہوئے

یہ وہی مولانا اشرف صاحب ہیں جو غوث اعظم کے گستاخ ہیں۔

(تحقیقات: ص ۱۵، جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام یونیورسٹی روڈ سرگودھا)

مرثیہ گنگوہی پر اعتراضات کے مدلل جوابات

مولانا دوست محمد قندھاری

پہلا اعتراض: خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے
میرے مولیٰ میرے ہادی تھے بے شک شیخ ربانی
(مرثیہ ص ۹)

مربی تو رب ہے اس شعر میں مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو مربی کہا گویا تم اپنے بڑوں کو رب العالمین سمجھتے ہو (معاذ اللہ)۔

جواب: افسوس کہ رضا خانی حضرات اس شعر پر اعتراض کرنے سے پہلے کسی اچھے سے پرائمری اسکول میں اردو پڑھ کر وہاں پڑھ لیتے کہ اردو محاوروں میں "مربی" کا لفظ کن کن معنوں میں مستعمل ہوتا ہے تو انھیں اس شعر پر اس طرح کے جاہلانہ اعتراض ہرگز نہ سوجھتے۔ قریباً تمام اردو لغات میں مربی کا معنی "مہذب بنانا"، پرورش کرنا، کسی سے حسن سلوک کرنا، سرپرست، اس کی روحانی یا جسمانی تربیت کرنا کے لکھے ہوئے ہیں۔ یہاں بھی حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو مربی اس معنی میں کہا جا رہا ہے کہ آپ ہمارے سرپرست تھے اور ہماری باطنی اور روحانی تربیت آپ ہی نے انجام دی گویا آپ ہمارے مربی یعنی تربیت کرنے والے تھے۔ قرآن پاک کی آیت وَ قُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْراً (پارہ ۱۵ بنی اسرائیل ۲۴) کا ترجمہ احمد رضا خان یوں کرتا ہے کہ "اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن (بچپن) میں پالا۔

یہاں ماں باپ کیلئے "رب" کا لفظ خود قرآن کریم میں استعمال ہوا اور اس کا معنی احمد رضا خان نے پرورش، پالنے کے کئے پس یہی معنی شعر میں مربی کا ہے۔

مخلوق کیلئے مربی کا لفظ استعمال کرنے پر بریلوی اکابرین کے حوالے

پہلا حوالہ: مفتی احمد یار گجراتی سورہ یوسف آیت ۴۱ میں ربک کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ:

اس سے معلوم ہوا کہ بندے کو رب کہہ سکتے ہیں یعنی مربی اور پرورش کرنے والا۔

﴿نور العرفان، ص ۲۸۹﴾

دوسرا حوالہ: اِنَّہٗ رَبِّیْ اَحْسَنَ مَثْوَایَ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ کی تفسیر میں احمد یار گجراتی لکھتے ہیں:

ظاہر یہ ہے کہ انہ کی ضمیر عزیز مصر کی طرف لوٹتی ہے اور رب بمعنی مربی ہے، قرآن کریم نے پرورش کرنے والوں کو کئی جگہ رب فرمایا ہے۔

﴿نور العرفان، ص ۲۸۶﴾

تیسرا حوالہ: قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّہٗ رَبِّیْ اَحْسَنَ مَثْوَایَ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ۔۔

خدا کی پناہ وہ میرا مربی ہے اس کے مجھ پر احسانات ہیں ایسی حرکت ظلم ہے اور ظالم کامیاب نہیں۔

﴿جاء الحق، ص ۴۴۶، ضیاء القرآن پبلیکیشنز﴾

چوتھا حوالہ: یہی محدث اعظم ہند الحاج الشاہ سید محمد اشرفی الجیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں آج میں آپ کو جگ بیتی نہیں بلکہ آپ بیتی سنا رہا ہوں کہ جب تکمیل درس نظامی و تکمیل درس حدیث کے بعد میرے مربیوں نے کار انتہاء۔۔ الخ

﴿تجلیات امام احمد رضا ص ۶۱، برکاتی پبلیکیشنز کراچی﴾

پانچواں حوالہ: اس وقت حنفیہ کا مربی و معاون میاں فضل الٰہی تھا۔

﴿ملفوظات مہریہ ص ۲۸، گولڑہ شریف اسلام آباد﴾

چھٹا حوالہ: لیکن ترتیب اور نتائج دیکھنے کے بعد فوراً مربی پر نظر پڑ جاتی ہے کہ ایسی تربیت اور ایسے نتائج کا مربی اور پھلتے پھولتے باغ کا مالی کون ہے اس لئے تیسرے حصہ میں مربی یعنی حضرت قبلہ عالم مرشد علیہ الرحمۃ کے عادات و اخلاق، اوصاف و کمالات کا تفصیلاً ذکر ہوگا۔

﴿انقلاب حقیقت، ص ۷، از صاحبزادہ عمر بیربل شریف، ادارہ تصوف بیربل شریف﴾

ساتواں حوالہ: اس وقت صرف اپنے مربی اور محسن کی یاد نے مجھے بے اختیار کر دیا۔

﴿انقلاب حقیقت ص ۴﴾

یہاں مربی سے مصنف کی مراد حضرت میاں شیر محمد شرقپوری صاحب ہیں۔

آٹھواں حوالہ: مربی کے سینے کے انوار مرید کے سینے میں ارادہ سے اور بے ارادہ آتے ہیں۔ ﴿انقلاب حقیقت ص ۱۹﴾

نواں حوالہ: جو نصف خام حالت میں اپنے مربی درخت سے الگ ہو کر بازار

میں بکنے جاتے ہیں ﴿انقلاب حقیقت ص ۲۴۸﴾

۱۰سواں حوالہ: بریلویوں کے نام نہاد مناظر مفتی حنیف قریشی صاحب لکھتے ہیں کہ:

مربی پالنے والے کو کہتے ہیں اور حقیقی رب، اللہ تعالی ہے اور مجازی ہر وہ شخص کہ جو روزی وغیرہ کا ذریعہ ہوتا ہے۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام بولے اللہ کی پناہ وہ عزیز مصر تو میرا رب "پالنے والا" ہے۔

﴿آزر کون تھا؟ ص ۵۸، ۱۵۹ اسلامک بک کارپوریشن﴾

تلك عشرة كاملة

اب ہم رضا خانی حضرات سے صرف یہی درخواست کریں گے کہ اگر آپ کے اندر واقعی انصاف و دیانت کا مادہ ہے تو اپنے اعتراض سے ہرگز رجوع نہ کریں بلکہ جتنی کتابیں آپ نے مرثیہ کے اس شعر پر اعتراض کرنے میں سیاہ کی اتنی نہیں تو کم سے کم ایک کتاب اپنے ان اکابرین کے مندرجہ بالا حوالہ جات پر بھی لکھ دیں اور برملا اس بات کا اعلان کریں کہ ہمارے ان بڑوں نے بھی اپنے پیروں کو رب اور مربی کہا جو کہ صرف رب العالمین کی صفت ہے لہذا یہ رب کے گستاخ خدا کے نافرمان ہیں ان سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔

دوسرا اعتراض: پھریں تھے کعبہ میں پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

اس شعر میں حضرت گنگوہی کو کعبہ کہا گیا گویا تم حج پر جا کر بھی اپنے پیر کا طواف کرتے ہو اور اس کی طرف منہ کرنے نماز پڑھتے ہو۔ (العیاذ باللہ)

جواب: اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ جب ہم فریضہ حج ادا کرنے گئے تو روانگی سے قبل ہمارے شیخ و مرشد کامل حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے خوب تربیت فرمائی تھی کہ حج کے تمام ارکان کو سنت رسول ﷺ کے مطابق ادا کرنا تاکہ حق تعالی شانہ تمہیں حج مبرور کا ثواب عطا فرمائے اور حج مبرور کا ثواب تب ملے گا جب حج کے تمام ارکان سنت نبوی ﷺ کے مطابق ادا کئے گئے ہوں گے۔ تو ہم نے جب وہاں جا کر مقامات مقدسہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور ارکان کو ادا کیا تو ہمیں اپنے مرشد حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد آئی کہ انھوں نے اسی طرح حج کی ادائیگی کی تعلیم فرمائی تھی۔ بریلوی ذرا اپنے گھر کی خبر لیں:

احمد رضا خان کا حوالہ:

بیعت کے معنی بک جانے کے سبع سنابل شریف میں ہے کہ ایک صاحب کو سزائے موت کا حکم بادشاہ نے دیا جلاد نے تلوار کھینچی یہ اپنے شیخ کے مزار کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے جلاد نے کہا اس وقت قبلہ کو منہ کرتے ہیں فرمایا تو اپنا کام کر میں نے قبلہ کی طرف منہ کر لیا ہے اور ہے بھی یہی بات کہ کعبہ قبلہ ہے جسم کا اور شیخ قبلہ ہے روح کا اس کا نام ارادت ہے اگر اس طرح صدق عقیدت کے ساتھ ایک دروازہ پکڑ لے تو اس کو فیض ضرور آئے گا۔

﴿ملفوظات، حصہ دوم، ص ۱۸۹، فرید بک سٹال لاہور﴾

بریلوی حضرات اپنے اعلحضرت کے اس ملفوظ کی روشنی میں مرثیہ کے شعر کو خوب اچھی طرح سمجھ گئے ہونگے کہ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے یہی فرمایا کہ کعبہ جو قبلہ اجسام تھا وہاں گئے اور حاضری کا حق ادا کیا اس کے بعد اپنے سینے میں جو عرفانی ذوق اور روحانی شوق کے شعلے بھڑک رہے تھے اس کیلئے حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف توجہ کو مبذول کیا۔

احمد رضا خان کو قبلہ و کعبہ کہنا

حرم والوں نے مانا تم کو اپنا قبلہ و کعبہ
جو قبلہ اہل قبلہ کا ہے وہ قبلہ نما تم ہو
عرب میں جاکے ان آنکھوں نے دیکھا جس کی صورت کو
عجم کے واسطے لاریب وہ قبلہ نما تم ہو

﴿مدائح اعلحضرت مع نغمۃ الروح، ص ۳۰، رضوی کتب خانہ بریلی شریف، اشاعت اول﴾

سبع سنابل کا حوالہ:

ایک مرتبہ حضرت مخدوم جہانیاں کعبہ مبارکہ میں حاضر تھے آدھی رات کا وقت تھا اور کعبہ معظمہ آپ کو نظر نہ آتا تھا۔ عرض کیا یا الٰہی کعبہ نظر نہیں آیا۔ ارشاد ہوا کہ کعبہ شیخ نصیر الدین محمود کے طواف کیلئے دہلی گیا ہوا ہے۔ آپ کے دل

میں یہ خیال آیا کہ سبحان اللہ میں تو کعبہ کے طواف کو آؤں اور کعبہ
خود ان کے طواف کو جائے۔لہٰذا بہتر یہی ہے کہ میں بھی انہی کے
طواف کو جاؤں چنانچہ آپ اس جگہ سے چل پڑے۔

﴿سبع سنابل ص۱۶۴، حامد اینڈ کمپنی لاہور﴾

بریلویوں کو دوسروں پر اعتراض کرنے سے پہلے اپنے گھر کی خبر لینی چاہئے جہاں حج کو چھوڑ کر اور کعبے کو چھوڑ کر اپنے پیروں کے طواف کئے جاتے ہیں۔

تیسرا اعتراض: مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم
(مرثیہ ص۳۳)

دیکھو یہاں مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو تعریف کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چیلنج دیا جارہا ہے کہ وہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح مردوں کو زندہ کرتے تھے۔(العیاذ باللہ)

جواب: افسوس کہ رضا خانی اعتراض کرنے سے پہلے اردو محاورات اور تشبیہات کو ہی اچھی طرح سمجھ لیتے جس شخص کو عربی اردو محاورات کا تھوڑا بھی علم ہو وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ موت وحیات کے لفظ ہدایت اور گمراہی ترقی و پستی کیلئے بھی استعمال ہوتے ہیں۔چنانچہ رب تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

لیهلک من هلک عن بینة و یحی من حی عن بینة (سورۃ الانفال آیت۴۲)

تا کہ جو ہلاک ہو وہ دلیل سے ہلاک ہو اور جو زندہ رہے وہ دلیل سے زندہ رہے۔اس آیت میں موت وحیات سے مراد ہدایت و گمراہی ہے۔ہم اکثر اپنے جملے میں یہ لفظ استعمال کرتے ہیں کہ فلاں قوم مردہ ہے فلاں قوم کے باسی واقعی زندہ ہیں تو اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ وہ قوم پستی میں ہے اور بالکل مردوں کی طرح ہو چکی ہے اور وہ قوم زندہ ہے اچھی حالت میں ہے۔تو اس شعر کا مطلب بھی یہی ہے کہ بہت سے وہ لوگ جو گناہوں کی وجہ سے اپنی زندگی برباد کر چکے تھے اور ان میں ایمان کا نور مردہ ہو چکا تھا حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو پستی سے نکالا اور دوبارہ ان کو زندہ کیا اور ان کو گمراہی کی موت سے نکال کر ہدایت کی زندگی کی طرف لائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ مردوں کو زندہ کرنا تھا برحق

ہے مگر کاش کہ نبی کریم ﷺ کے اس ادنی امتی کی کرامت (جو اصل نبی ہی کا معجزہ ہوتا ہے) بھی دیکھ لیتے جو گمراہی میں پڑے لوگوں کو ہدایت کی روشنی دکھا کر دوبارہ زندہ کر رہا ہے۔ اس میں تقابل یا توہین ہرگز نہیں۔

بریلوی ذرا اپنے گھر کی خبر بھی لیں

احمد رضا خان بمقابلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام:

شفا بیمار پاتے ہیں طفیل حضرت عیسیٰ
ہے زندہ کر رہا ہے مردے خرام احمد رضا خان کا
﴿مدائح اعلحضرت، ص ۲۵﴾

غور فرمائیں اس شعر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کس قدر توہین ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے طفیل تو صرف بیمار شفا پاتے ہیں آؤ دیکھو احمد رضا خان کہ وہ تو پاوں کی ٹھوکر سے مردوں کو زندہ کر دیتا ہے۔ بلکہ ایک رضا خانی نے تو اپنے پیر کی مدح سرائی میں اس سے بھی بڑھ کر گستاخی کی اور کہتا ہے کہ:

برلا دوائے حضرت عیسیٰ بحمد اللہ
دریں اجمیر یک دارالشفاء کردہ ام پیدا
﴿دیوان محمدی ص ۹۰، مطبوعہ آستانہ عالیہ گڑھی شریف خانپور﴾

یعنی معاذ اللہ جو مریض حضرت عیسیٰ علیہ السلام ٹھیک نہ کر سکے اور ان کو لاعلاج قرار دے دیا ایسے مریضوں کیلئے ہم نے اجمیر میں ایک شفاء خانہ کھول دیا ہے وہ وہاں ہمارے پیر صاحب کے آستانے پر آئیں اور شفاء پائیں۔

اسی طرح قمر الدین سیالوی صاحب کے ایک مرید ان کی مدح سرائی کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ان الفاظ میں توہین کرتے ہیں

عیسیٰ کے معجزوں نے مردے جلا دئے
میرے آقا کے معجزوں نے کئی عیسیٰ بنا دئے
﴿فوز المقال ج ۳ ص ۳۶۴، انجمن قمر الاسلام سلیمانیہ﴾

معاذ اللہ کس قدر صریح گستاخی ہے، ہے کسی بریلوی میں یہ جرات کہ اس شعر کو لکھنے والے اس کو شائع کرنے والے اس پر سکوت کرنے والوں پر بھی کوئی فتوی لگائے؟ ہر

گز نہیں اس لئے کہ علمائے دیوبند پر فتویٰ لگانے سے ہی تو دال روٹی ملے گی اور اپنوں پر زبان درازی کرنے پر جوتے۔۔۔

چوتھا اعتراض: قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں

۔۔۔ عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

(مرثیہ، ص ۹)

اس شعر میں حضرت گنگوہیؒ کے کالے غلام کو حضرت یوسف علیہ السلام کا ثانی کہا گیا ہے جو ان کی توہین ہے۔ (العیاذ باللہ)

جواب: اس شعر پر اعتراض بھی رضا خانیوں کی جہالت ہے اس لئے کہ اردو محاورات میں یوسف ثانی حسین وجمیل کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے اور اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے خدام چونکہ حضرت کے فیض تربیت سے بہریاب ہوکر واصل الی اللہ اور عارف باللہ ہو گئے تھے اور ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے اس لئے باوجود یہ کہ ان میں سے بعض کا رنگ ''بلالی'' تھا لیکن پھر بھی ذکر الٰہی کی برکت سے ان کے چہرے چمکتے تھے اور نورانی آنکھیں رکھنے والوں کو ان میں حسن و جمال ہی نظر آتا تھا۔

بریلوی ذرا اپنے گھر کی خبر لیں

احمد رضا خان کی طرف سے حضرت یوسف علیہ السلام کی توہین

روئے یوسف سے فزوں تر حسن روئے شاہ ہے

پشت آئینہ نہ ہو انباز روئے آئینہ

﴿حدائق بخشش، حصہ سوم، ص ۶۴﴾

اس شعر میں کس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کی توہین کی گئی کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا حسن حضرت یوسف علیہ السلامؑ سے بھی فزوں تر یعنی زیادہ تھا آئینے کے سامنے والے حصہ کو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ کہا گیا اور پشت کو حضرت یوسف علیہ السلام کا تو دونوں کس طرح برابر ہو سکتے ہیں، معاذ اللہ۔

بارگاہی والے کا خود کو یوسفؑ اور یعقوبؑ کہنا:

یوسفم در چاہ من بدم   نیز یعقو بم کہ گریاں من بدم

﴿دیوان محمدی، ص ۱۵۸﴾

یعنی حضرت یوسف علیہ السلام جن کو کنویں میں پھینکا گیا تھا وہ میں ہی ہوں اور حضرت یعقوب علیہ السلان جوان کی جدائی کے غم میں گریاں کرتے تھے وہ بھی میں ہی ہوں معاذ اللہ

پانچواں اعتراض: وہ صدیق تھے وہ فاروق پھر کہیے عجب کیا ہے
شہادت نے تہجد میں قدمبوسی کی گر ٹھانی ہے

اس شعر میں حضرت گنگوہی کو ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کہا گیا ہے کیونکہ صدیق و فاروق ان کا لقب ہے۔(معاذ اللہ)

جواب: جاہل معترض کو چاہئے کہ وہ لغت اٹھا کر صدیق اور فاروق کے معنی دیکھے صدیق کا معنی سچا اور فاروق کا معنی حق اور باطل میں فرق کرنے والا اور بے شک حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے اندر یہ دونوں صفتیں موجود تھیں۔ذرا اپنے گھر کی خبر لو:

عیاں شان صدیقی تمہارے صدق وتقوی سے
کہوں اتقی نہ کیوں کہ خیرالاتقیاء تم ہو
(مدائح اعلحضرت، ص ۳۰)

اتقی قرآن پاک میں حضرت صدیق اکبرؓ کی شان میں نازل ہوئے ہیں سیجنبها الاتقی یوتی ماله یتزکی. تمام مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ اس آیت میں اتقی سے مراد حضرت صدیق اکبرؓ ہیں مگر یہ رضاخانی کہتا ہے کہ احمد رضا خان تو خیر الاتقیاء تھے اس لئے میں ان کو اتقی کہوں گا۔ایک اور شعر ملاحظہ ہو

جلال وہیبت فاروق اعظم آپ سے ظاہر اشدآء علی الکفار کے ہو سر بسر مظہر
﴿مدائح اعلحضرت، ص ۳۰﴾

غور فرمائیں مرثیہ کے شعر میں تو صرف فاروق کا لفظ تھا یہاں تو صریح طور پر احمد رضا خان کو حضرت عمر فاروقؓ کے مقابلے میں لا کھڑا کر دیا گیا۔اور اگلا شعر ملاحظہ فرمائیں قرآن پاک میں اشداء علی الکفار صحابہ کرامؓ کی شان بتلائی گئی مگر رضاخانیوں نے اللہ سے مقابلے کرتے ہوئے یہ آیت احمد رضا خان پر چسپاں کر دی۔

چھٹا اعتراض: زباں پر اہل ہوا کی ہے کیوں اعل ہبل شاید
شائد اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی
(مرثیہ، ص ۵)

اس شعر میں حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو اسلام کا بانی ثانی یعنی دوسرا احمد ﷺ کہا گیا کیونکہ اسلام کے بانی تو رسول خدا ﷺ ہی ہیں جو ان کی کھلی ہوئی توہین ہے۔ (العیاذ باللہ)

جواب: اس شعر میں ثانی کا لفظ بمعنی مانند اور مماثل کے نہیں جو آپ نبی کریم ﷺ سے تقابل کروا رہے ہیں بلکہ دوم اور دوسرے کے معنی میں مستعمل ہے۔ اس شعر میں حضرت محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ ایک خاص واقعہ کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں کہ غزوہ احد میں شیطان نے یہ خبر اڑادی تھی کہ ان محمدا قد قتل اس وقت جو کفار کے لشکر کا سردار تھا اس نے یہ نعرہ بلند کیا اعل ھبل اعل ھبل ہمارے معبود ھبل کا نام اونچا ہو۔ مولانا شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر میں اسی تخیل کا ادا کرنا چاہا کہ:

''باطل کی طرف سے جس طرح اعل ھبل کے نعرے اس وقت لگے تھے جب شیطان نے بانی اسلام ﷺ کے متعلق وہ جھوٹی اور ناپاک خبر اڑائی تھی آج ان ہبل پرستوں کی ذریت قبر پرستوں اور مزار پرستوں کی زبان پر وہی ناپاک نعرہ ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس نوع کا کوئی دوسرا واقعہ پیش آیا ہے کوئی حامی سنت اور ماحی بدعت اس عالم سے اٹھ گیا ہے جو اہل باطل ان کی وفات کی خوشی میں شیطانی نعرے لگا رہے ہیں۔ تو رسول ﷺ اس خاص معاملے میں پہلے تھے اور حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ اس معاملے میں دوسرے نمبر پر''۔

اگر کسی کو نبی کریم ﷺ کا ثانی کہنا نبی کریم ﷺ کی گستاخی ہے تو قرآن پاک پر کیا فتویٰ ہے دل ھذہ الآیة علی فضل ابی بکرؓ من وجوہ... الرابع انه تعالی جس میں صدیق سماہ ثانی اثنین فجعل ثانی محمد ﷺ حال کونه فی الغار اکبرؓ کو نبی کریم والعلماء اثبتوا انه رضی الله تعالی کان ثانی محمد ﷺ فی ﷺ کا ثانی کہا اکثر المناصب الدینیة. گیا:

﴿تفسیر کبیر، ج ۱۶، ص ۶۶، بیروت﴾

اذا اخرجه الذین کفروا ثانی اثنین اذھما فی الغار جب آپ کو مکہ سے نکالا کافروں نے جب آپ دو کے دوسرے تھے (یعنی صدیق اکبر کے دوسرے آپ) جب وہ دونوں غار میں تھے۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

یہ آیت حضرت ابو بکر صدیقؓ کی فضیلت پر بچند وجوہ دلالت کرتی ہے۔۔۔ان میں سے چوتھی وجہ یہ ہے کہ حق تعالی نے آپ کو ثانی اثنین کہا پس برفاقت غار آپ رضی اللہ تعالی عنہ کو نبی کریم ﷺ کا ثانی قرار دیا گیا اور علماء کرام نے ثابت کیا ہے کہ بہت سے دینی مراتب میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم ﷺ کے ثانی تھے۔

رضا خانی ہمت کریں اور لگائیں ایک عدد فتوی امام فخر الدین رازیؒ کے ساتھ من جملہ ان بہت سے علماء کرام پر جنہوں نے بہت سے امور میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی کو نبی کریم ﷺ کا ثانی کہا۔

رضا خانی اپنے گھر کی خبر لیں:

آپ کی کیا کرے کوئی مدحت نائب غوث دریائے رحمت
آپ کی ذات عکس پیمبر سیدی مرشدی اعلحضرت

﴿تجلیات امام احمد رضا، ص ۱۶۷﴾

معاذ اللہ یہاں احمد رضا خان کو نبی کریم ﷺ کا عکس کہا جارہا ہے کہ جس طرح آئینہ کے سامنے کھڑے ہو کر آدمی کو اپنا عکس نظر آتا ہے اس طرح جب تم نبی کریم ﷺ کو دیکھو گے تو تمھیں وہ احمد رضا خان نظر آئیں گے اور جب احمد رضا خان کو دیکھو گے تو تم کو نبی کریم ﷺ کا چہرہ نظر آئے گا۔العیاذ باللہ۔ایک اور غالی بریلوی مرید اپنے پیر کی مدح سرائی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

وہی جلوہ جو فاراں پر ہوا احمد کی صورت میں
اسی جلوے کو پھر عیاں کیا مٹھن کی گلیوں میں

(دیوان محمدی، ص ۱۹۱)

معاذ اللہ یعنی آج سے چودہ سو سال پہلے جو ہستی فاران کی چوٹیوں پر نمودار ہوئی تھی یعنی محمد مصطفی ﷺ وہی ذات اور اسی ذات کے جلوے آج چودہ سو سال بعد کوٹ مٹھن کی گلیوں میں میرے پیر یعنی پیر فرید کی شکل میں جلوہ آراء ہے۔

رضا خانیوں کو اپنے گھر کی یہ گستاخیاں نظر نہیں آتیں جو وہ دوسروں پر بلا وجہ

گستاخی گستاخی کے فتوے داغتے ہیں۔

ساتواں اعتراض: تمہاری تربت انور کو دیکر طور سے تشبیہ

کہوں ہوں بار بار ارنی مری دیکھی بھی نادانی (مرثیہ ص ۱۳)

اس شعر میں حضرت گنگوہی کی قبر کو طور سے تشبیہ دی گئی اور ان کو دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا گیا گویا گنگوہی صاحب دیوبندیوں کا خدا ہے۔ حضرت موسی علیہ السلام نے بھی طور پر جا کر اللہ سے یہی خواہش کی تھی کہ ارنی۔

جواب: اس شعر پر اعتراض بھی بریلویوں کی جہالت کا شاخسانہ ہے۔ ہر زبان میں بات سمجھانے کیلئے تشبیہات کا استعمال کیا جاتا ہے مثلا جب آپ کسی کی بہادری سے متاثر ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ فلاں شیر جیسا ہے یا کسی کی خوبصورتی بیان کرنے کیلئے کہتے ہیں کہ فلاں چاند جیسا ہے۔ تو اب اس میں صرف اس کی کسی مخصوص صفت کو بیان کرنا مقصود ہوتا ہے تشبیہ من کل الوجوہ مراد نہیں ہوتی کہ فلاں آدمی جس کو شیر یا چاند سے تشبیہ دی گئی ہے اس کے شیر جیسے دانت ہیں ایک دُم ہے، چار ٹانگیں ہیں اور اس کا چہرہ چاند جیسا گول ہے۔ غرض تشبیہ صرف کسی خاص پہلو سے ہوتی ہے نہ کہ من کل الوجوہ۔

(مطول، مختصر المعانی، دروس البلاغہ وغیرھم)

اسی طرح اس شعر میں جو حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک کو طور سے تشبیہ دے کر ارنی کا جملہ استعمال کیا گیا اس سے مقصود صرف اس بات کا بیان کرنا ہے کہ جس طرح حضرت موسی علیہ السلام طور پر گئے اور خدا سے عرض معروض کی کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کا دیدار کروں آپ کو دیکھوں مگر حضرت موسی علیہ السلام اللہ کا دیدار نہ کر سکے۔ اسی طرح آپ کی قبر پر آ کر میرا دل چاہتا ہے کہ ایک بار پھر میں آپ کا چہرہ انور دیکھ لوں بار بار بے ساختہ میری زبان سے نکل رہا ہے کہ ارنی مجھے اپنا دیدار کرائے جس طرح جب آپ زندہ تھے تو میں آپ کے دیدار سے مشرف ہوتا تھا۔ مگر اب آپ کی وفات کے بعد میرا یہ مطالبہ کرنا ایک نادانی ہی ہے کیونکہ اب آپ اس دنیا سے پردہ فرما گئے اور اب آپ سے مثل زندوں کے دیدار کی خواہش کرنا نادانی ہے کہ گئے لوگ واپس نہیں لوٹتے۔

بریلوی اپنے گھر کی خبر لیں

قارئین کرام آئیے ہم آپ کو دکھاتے ہیں کہ اصل میں اپنے پیروں کو اپنا خدا ماننے والے یہ بریلوی بد بخت ہی ہیں۔ یار محمد گڑھی والا اپنے پیر کی مدح سرائی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

خدا کو ہم نے دیکھا سدا مٹھن کی گلیوں میں
خدا بے پردہ ہے جلوہ نما مٹھن کی گلیوں میں

﴿دیوان محمدی، ص ۱۹۱﴾

صورت رحمان ہے تصویر میرے پیر کی
علم القرآن ہے تقریر میرے پیر کی
کیا خدا کی شان ہے یا خود خدا ہے جلوہ گر
ملتی ہے اللہ سے تصویر میرے پیر کی

(دیوان محمدی، ص ۲۰۱)

آٹھواں اعتراض: مرثیہ گنگوہی کے کئی اشعار میں حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے استعانت طلب کی گئی ہے۔

جواب: ہم شرعی استعانت اور بزرگان دین کے وسیلے کے منکر نہیں۔ اس لئے پہلے ہمارا عقیدہ اچھی طرح سمجھو اس کے بعد اعتراض کرو۔ مزید تفصیل کیلئے امام اہلسنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''دل کا سرور''، ''گلدستہ توحید'' اور ''تسکین الصدور'' کا مطالعہ کرو۔

الحمد للہ ہم نے انتہائی اختصار کے ساتھ رضا خانی حضرات کے مرثیہ گنگوہی پر مشہور اعتراضات کے جوابات دے دیئے ہیں۔ اگر کسی کے ذہن میں کوئی اور اشکال یا اعتراض ہو تو وہ بھی پیش کر دیں انشاء اللہ اس کا بھی جواب دے دیا جائے گا۔

دعوتِ اسلامی حقائق و معلومات کے آئینے میں

محمد سفیان معاویہ

(قسط اول)

برداران اسلام! قدرت کا ازل سے اصول یہی ہے کہ جب بھی حق میدان میں آیا ہے تو باطل مقابلے میں ضرور آیا ہے۔ سچ کے مقابلے میں جھوٹ، موحد کے مقابلے میں مشرک، عاشق رسول کے مقابلے میں گستاخ رسول، مسلمان کے مقابلے میں کافر آیا ہے۔

اسی طرح اہلسنت کے مقابلے میں اہل بدعت آئے جنہوں نے سنتوں کے بجائے بدعات کو عام کیا، موحد کے مقابلے میں مشرکین نے شرکیہ عقائد کو پھیلانے کیلئے موحدین کو "گستاخ" کہا۔

ناظرین کرام جس طرح مارکیٹ میں اصل چیز کے مقابلے میں نقل کر کے دو نمبر چیز لائی جاتی ہے۔ یعنی اصل چیز کا نام استعمال کر کے کچھ لوگ محض اپنی دوکان سجانے کیلئے نقل کر کے دو نمبری چیز بناتے ہیں، یا جس طرح چائنا (china) "Nokia" کے موبائلز کی نقل کر کے مارکیٹ میں دو نمبر موبائلز لا رہا ہے مگر یہ بات عوام و خواص سب ہی جانتے ہیں کہ اصل اصل ہوتی ہے اور نقل نقل ہوتی ہے جو اصل کا معیار ہے وہ نقل اور دو نمبر چیز کا نہیں ہو سکتا۔ جو مقام اصل کو حاصل ہے وہ نقل کو کبھی بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔

اہل بدعت اور دو نمبری:

(۱) اسی طرح کی دو نمبری اور نقل کرتے ہوئے اہل بدعات کی طرف سے حکیم الامت پیر و مرشد حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی مسلمانوں کو عقائد و مسائل سے آگاہ کروانے کیلئے مشہور و معروف کتاب "بہشتی زیور" کے مقابلے میں:

(i) کبھی مفتی خلیل احمد برکاتی نے "سنی بہشتی زیور" لکھ کر اپنی دوکان چمکانے کی کوشش کی

(ii) کبھی کسی رضاخانی کی طرف سے اصلاح بہشتی زیور لکھی گئی

(iii) کبھی جنتی زیور بریلویت کے سٹالوں پر نظر آئی

(۲) جب مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ دھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں کی بنیادی تعلیم معیاری کتاب ''تعلیم الاسلام'' لکھی۔ تب بھی اہل بدعت کی طرف سے مفتی خلیل احمد برکاتی نے ''ہمارا اسلام'' لکھ کر اپنی دکان چمکائی۔

(۳) جب شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے ''فضائل اعمال'' نامی مشہور ومعرف کتاب لکھ کر مسلمانوں میں نیک اعمال کی رغبت پیدا کرنے کیلئے لکھی تب بھی اہل بدعت کی طرف سے

(i) مولوی عالم فقری نے ''سنی فضائل اعمال'' لکھ کر دونمبری میں اپنا نام شامل کیا۔

(ii) الیاس عطاری ''فیضان سنت'' اس کے مقابلے میں لایا۔

(۴) جب فخر السادات شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے شرک کے خلاف مایہ ناز کتاب ''تقویت الایمان'' نامی کتاب لکھی تب بھی اصل بدعت کی طرف سے ''سنی تقویت الایمان'' نامی کتاب منظر عام پر آئی۔

(۵) اسی طرح اہل سنت والجماعت کی دعوت وتبلیغ کی عالمگیر اسلامی جماعت ''تبلیغی جماعت'' کی امت مسلمہ میں بے پناہ مقبولیت کو اہل بدعت ہضم نہ کر سکے سکے۔ تبلیغی جماعت کے مقابلے میں اہل بدعت کی طرف سے دونمبری کرتے ہوئے ''سنی تبلیغی جماعت'' بنائی گئی پھر جب اس دونمبر جماعت کا بس نہ چلا تب ''دعوت اسلامی'' بنائی گئی۔ اور اب تو بریلویوں کی طرف سے ''سنی دعوت اسلامی'' کا قیام بھی عمل میں آچکا ہے۔

(۶) مبلغ اسلام پیرومرشد امیر تبلیغی جماعت حضرت علامہ الیاس دھلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسی شخصیت جب بریلوی دکھانے میں ناکام رہے تو نام کے دھوکے سے نقلی ''الیاس'' نامی بریلوی کو ایک جماعت کا امیر بنا کر مقابلہ کروانے کی ناکام کوشش کی جس کو دعوت اسلامی کہتے ہیں۔

قارئین اہلسنت! درج بالا مثالوں سے اندازہ لگائیں کہ اہل بدعت نے ہر محاذ میں علمائے اہلسنت دیوبند کی مخالفت میں دونمبری کی ہے اور عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔ یاد رہے کہ جب کوئی ایک چیز معیاری اور پائیدار نہ بنا سکے تو وہ نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے دونمبری کرتا ہے یہ چیز اس بندے کی خوبی وخاصیت نہیں ہوتی بلکہ اس بندے کی خوبی

ہوتی ہے جس کی دوسرے لوگ نقل کرتے ہیں۔یہی حال ان بریلویوں کا ہے جو علمائے اہلسنت جیسی کتب تو نہیں لکھ سکتے مگر ان کے نام سے اپنا نام چمکانا چاہتے ہیں مگر جو مقبولیت اہلسنت کی کتب کو ملی ہے وہ اہل حق کو ہی نصیب ہوتی ہے۔

دینی جماعت خود تو بنا سکتے نہیں مگر عالمی تنظیم ''تبلیغی جماعت'' جیسی دینی جماعت کی پوری دنیا میں حد درجہ مقبولیت کو دیکھ کر اس کے مقابلے میں، محض تعصب وفی لغت میں ''دعوت اسلامی اور سنی تبلیغی جماعت'' ضرور بنا سکتے ہیں۔ بانی تبلیغی جماعت حضرت شیخ الیاس دھلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسا عظیم مبلغ اسلام تو لانے کے اہل نہیں تھے مگر بریلویت نے بھی اپنے مذہب کے مبلغ کیلئے صرف نام کی مناسبت اور دونمبری کرنے کیلئے ''الیاس قادری'' کو چنا۔حالانکہ اہل بدعت نے یہ سب کوششیں کر کے حق کا منہ ہی چڑایا ہے۔ان کوششوں سے اہل بدعت کی:

(i) جہالت سامنے آئی ہے

(ii) خیانت سامنے آئی

(iii) دھوکہ بازی سامنے آئی

(iv) دونمبری نظر آئی

(v) اور علمائے دیوبند سے مرعوب نظر آئے۔

(۷) تبلیغی جماعت کا طریقہ کار اور دعوت اسلامی:

اہل بدعت کی تنظیم دعوت اسلامی والوں نے دعوت وتبلیغ کے طریقہ کار بھی اصل میں اہلسنت والجماعت کی عظیم عالمی تحریک تبلیغی جماعت کے دعوت وتبلیغ کے طریقہ کار کی نقل کی ہے۔دعوت اسلامی کی مجلس شوری کے مفتیان کی ٹیم دعوت اسلامی کی دعوت وتبلیغ کا طریقہ کار ''ہو بہو'' تبلیغی جماعت والا نقل کرتے ہیں کہ:

الف) ''علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے آداب''

(۱) مسجد سے باہر دعا کے بعد اسلامی بھائی ۲،۲ کی قطار میں چلیں۔

(۲) داعی اور رہنما آگے آگے رہے۔

(۳) آپس میں بات چیت نہ کریں۔

(۴) حتی الامکان نگاہیں نیچے کر کے چلیں اور ادھر اُدھر دیکھنے سے اجتناب کریں۔
(۵) کوشش کر کے راستے کے ایک طرف چلیں۔
(۶) منتشر ہونے کی بجائے سارے اسلامی بھائی اکٹھے ہی رہیں۔
(۷) ہاتھوں میں تسبیح اور لبوں پر درود وسلام جاری رکھیں۔
انشاءاللہ عزوجل درود پاک کی برکت سے نیکی کی دعوت میں تاثیر پیدا ہو جائے گی۔
(۸) اگر کسی کو اس کا شناسا (جاننے والا) مل جائے تو وہ اسلامی بھائی اس سے سلام و مصافحہ کر کے چل پڑے یا اسے اپنے ساتھ لے لے۔
(۹) جب کسی کے مکان پر دستک دیں تو گھر کے مردوں کو بلا کر ایک طرف کھڑے ہو کر نیکی کی دعوت دیں۔
(۱۰) جب کسی کو نیکی کی دعوت دی جائے تو کوئی اسلامی بھائی درمیان میں نہ بولے بلکہ تمام اسلامی بھائی خاموشی کے ساتھ نگاہیں نیچی کیے سنیں۔
(۱۱) واپسی پر استغفار پڑھتے ہوئے آئیں۔
(۱۲) مغرب کی آذان سے دس منٹ قبل واپسی آ کر مسجد میں درمیان میں شرکت کریں
﴿رہنمائے جدول ص 137-136، مطبوعہ مکتبہ المدینہ کراچی﴾

قارئین کرام! یہ طریقہ بالکل اہل السنّت والجماعت کی عظیم عالمی دینی جماعت ''تبلیغی جماعت'' کی دعوت و تبلیغ کا طریقہ کی copy اور نقل ہے۔ جس کو کوئی بھی ذی ہوش اور پڑھا لکھا انسان جھٹلا نہیں سکتا۔ حیرت کی بات ہے کہ تبلیغی جماعت نے جو دعوت و تبلیغ کا طریقہ کار اپنا رکھا تھا اس کو دعوت اسلامی سے پہلے آج تک اپنانے کی کوشش نہیں کی گئی مگر برا ہو اس ضد اور تعصب کا جس نے محض مخالفت میں تبلیغی جماعت کی دعوت و تبلیغ کا طریقہ کار چوری کرنے پر مجبور کر دیا۔ حالانکہ کوئی بھی جماعت اپنی مخالف جماعت کے طریقہ کار سے علیحدہ کام کر کے اپنی شخصیت منوانا پسند کرتی ہے مگر دعوت اسلامی نے چائنا کی طرح تبلیغی جماعت کی دو نمبری کی ہے۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ آخر اہل بدعت کو ہر معاملے میں اہل السنّت والجماعت کی نقل کیوں کرنے پڑی۔ تو آیئے یہ عقدہ بھی درج ذیل چند حوالوں سے دور کر لیں۔

(i) اہل بدعت کے مستند و جید مفتی محمد ابراہیم قادری صاحب یوں بیان کرتے ہیں

کہ:

"ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم (بریلوی) ہر میدان میں پیچھے ہیں۔ سیاست کا میدان ہو یا دین کا، تعلیم کا شعبہ ہو یا تبلیغ کا، ہماری کارکردگی ہر میدان، ہر شعبہ میں مایوس کن ہے۔ اس کے برعکس بدمذہب جماعتیں ہر میدان میں سرگرم عمل ہیں۔"

﴿ہمیں امیر اہلسنت سے پیار ہے ص 33، مطبوعہ مکتبہ اعلیٰ حضرت کراچی﴾

یعنی نقل کرنے کی ضرورت بے چاروں کو اس لیے پیش آتی ہیں کہ یہ لوگ ہر میدان، ہر شعبہ میں اہل سنت سے پیچھے ہیں، اس طرح اپنی پیٹ کی گاڑی کو گھسیٹتے ہیں۔

(ii) بریلوی شیخ الحدیث جامعہ نظام مصطفے بہاولپور پروفیسر عون محمد سعیدی صاحب کہتے ہیں کہ:

"ان کا (اہلسنت دیوبند کا) نصاب بہرحال ہمارے نصاب سے کافی بہتر ہے"

﴿زوال دین کا بنیادی نقطہ ص 22، مطبوعہ مکتبہ نظام مصطفیٰ بہاولپور﴾

"آپ (بریلوی تنظیمیں دعوت اسلامی، جمعیۃ علمائے پاکستان، سنی تحریک وغیرہ وغیرہ اور بریلوی اکابر) کو ماننا پڑے گا کہ آپ کے پاس نہ کوئی جامع سیاسی پروگرام ہے نہ معاشرتی پروگرام ہے، نہ عدالتی پروگرام ہے، نہ دفاعی پروگرام ہے، نہ تعلیمی پروگرام ہے نہ قومی پروگرام ہے اور نہ ہی بین الاقوامی پروگرام ہے"

﴿کاروباری پیر اور زوال اہلسنت﴾

آگے بریلوی تنظیموں کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"یقیناً آپ مکمل ضابطہ حیات کے مفہوم سے آگاہ نہیں ہیں۔ یقیناً آپ اسوہ حسنہ کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔"

﴿کاروباری پیر اور زوال اہلسنت﴾

تو وجہ یہی ہے کہ اہل بدعت کے پاس خود کرنے کیلئے کچھ نہیں بس آج کل یہ لوگ کاپی کرنے کی کوششوں میں مصروف عمل ہیں۔

(ب) دعوت اسلامی والوں نے صرف علاقے میں گشت کرنے کی ہی نقل نہیں کی بلکہ دوسرے علاقوں میں جا کر دعوت و تبلیغ کے طریقہ کار کو بھی کاپی (نقل) کیا ہے۔

۔روزہ تبلیغی جماعت والے کرتے ہیں تو دعوت اسلامی والے بھی اس کی نقل کر کے تین دن

کیلئے دوسرے علاقوں میں دعوت وتبلیغ کیلئے جاتے ہیں۔92 دن کیلئے دوسرے علاقے میں جاتے ہیں۔

(ج) دعوت اسلامی والوں نے تبلیغی جماعت کی طرح سال میں ایک اجتماع کرنے کی بھی نقل کی چند سال اجتماع نقل کرنے مین کرتے بھی رہے مگر پھر وہ اس کو صحیح طرح نقل کرنے میں نا کام رہے تو بند کر دیا گیا۔

(د) ''شب جمعہ'' کرنے کی نقل بھی دعوت اسلامی والوں نے تبلیغی جماعت کی کی ہے۔

(ڈ) ''تبلیغی مرکز'' کی طرح دعوت اسلامی والوں نے نقل کر کے پھر''فیضان مدینہ'' نامی مرکز بھی بنالیے ہیں۔

نقل مارنا کوئی بریلویوں سے سیکھے۔! اور جو طریقہ کار دعوت اسلامی والوں نے پورے کا پورا''تبلیغی جماعت'' کا چرایا ہوا ہے۔

اس پر دعوت اسلامی کے مقتدا ارشد القادری کی درج ذیل تنقید کو پڑھے کہ:

''یہ جو عام طور پر کہا کرتے ہیں کہ تبلیغی جماعت کا موجودہ طریقہ انبیاء اور صحابہ کا طریقہ ہے تو یہ سو فیصدی غلط، صریح جھوٹ اور نہایت شرمناک فریب ہے کیونکہ تبلیغی جماعت کا موجودہ طریقہ تبلیغ اگر انبیاء اور صحابہ کا طریقہ ہوتا تو قرآن وحدیث اور کتابوں کے ذریعہ معلوم ہونے کا مطلب سوا اس کے اور کیا ہوسکتا ہے کہ یہ طریقہ بالکل ''ایجاد بندہ'' ہے۔''

﴿تبلیغی جماعت ص 41، مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور﴾

ہم اس پر یہی کہہ سکتے ہیں کہ''تنقید'' تو دعوت اسلامی کے طریقہ کار پر بھی فٹ آتی ہے کیونکہ دعوت اسلامی نے تبلیغی جماعت کا طریقہ چرایا ہے۔

(جاری ہے)

توجہ فرمائیں

اگر آپ کے پاس ''رد بریلویت'' پر علمائے دیوبند کی نادر و نایاب کتب ہیں اور آپ انہیں شائع کروانا چاہتے ہیں تو ہمیں ارسال کریں ہماری پوری کوشش ہوگی کہ جلد سے جلد ان کو شائع کر دیا جائے۔مزید معلومات کیلئے رابطہ کریں: 0331-2229296

گستاخ کا چہرہ

پروفیسر ابوالحقائق خراسانی

(قسط اول)

باطل اور حق کی کشمکش بہت پرانے وقت سے شروع ہے ایک طرف باطل ہمیشہ حق کو مٹانے کی فکر میں لگا رہا اور دوسری طرف حق اور ابھرتا اور نکھرتا،

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی وہ ابھرے گا جتنا کہ دباؤ گے

اور یاد رہے باطل کبھی باطل کے روپ میں نہیں آتا نبی ﷺ کے دور کے کافر بھی خود کو حق پر سمجھتے تھے۔ آپ کے علم میں ہوگا کہ تھوڑی مدت پہلے ہندوستان سے نمودار ہونے والے فتنہ رضا خانیت نے انگریز کی مدد اور تعاون سے اسلام کے مستند اور معزز علماء اور اللہ کے ولیوں کے خلاف ایسا طوفان بدتمیزی اٹھایا کہ ان کو تکفیر کے تیروں کا نشانہ بنایا۔ علمائے اہلسنت نے اس لئے خاموشی رکھی کہ ممکن ہے کہ ان بے عقلوں کو عقل کا کوئی ذرہ نصیب ہو جائے اور یہ اپنی اس حرکت اور چلن سے باز آ جائیں، لیکن مرض بڑھتا گیا اور گستاخی اور کفر کے فتووں میں اضافہ ہوتا رہا۔ رضا خانیت میں تکفیر کا بازار گرم رہا۔ بڑے سے چھوٹے تک ہر رضا خانی کا منہ تکفیر کا دارالافتاء بنا رہا، بے لگام دراز گوش کی طرح جس پر چاہا اس پر گستاخی کا فتویٰ تھوپ دیا۔

ظلم و تعدی حد سے بڑھنے لگی۔ اپنے کردار سے صرف نظر کرنے والے رضا خانی علمائے اہلسنت و جماعت کے متعلق منہ بھر بھر کر گالیاں لکھتے رہے۔ علماء اہل السنۃ والجماعۃ اپنے اوپر لگائے جانے والے فتاویٰ اور گستاخی کے الزامات کے متعلق وضاحتیں کرتے رہے اور کہتے رہے کہ ہم گستاخ نہیں بلکہ پکے سچے مسلمان عاشق رسول ﷺ ہیں ہم پر الزامات بالکل غلط ہیں۔

بالآخر جواب دینا پڑا مجبوراً ہمیں بھی ظالم کو آئینہ دکھانا پڑا اور ہم بھرے میدان میں آئینہ لائے ہیں اگر کوئی صاحب رضا خانیت سے تعلق رکھنے والے اس آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھ لیں تو انشاء اللہ دماغ ٹھنڈا ہو جائے گا، عقل ٹھکانے پر آ جائیگی، آنکھیں کھل جائیں گی،

دل صاف ہو جائے گا، انصاف پر مجبور ہو جائے گا، بشرطیکہ انصاف پسند دل و دماغ کا مالک ہو (اور اللہ کرے ایسا ہی ہو)۔

گستاخی ۱، ۲، ۳، ۴ (حضرت آدم علیہ السلام کی گستاخی)

بریلوی مسلک کے مفتی اعظم صاحبزادہ اقتدار احمد نعیمی گجراتی لکھتا ہے:

''حضرت آدم علیہ السلام نے وعدہ خلافی کی بھول چوک ہو گئی یعنی وعدہ خلافی ہو گئی فغوی میں تین قول ہیں (۱) حصول مقصد میں ناکام ہو گئے (۲) سلطنت و مقصد خلود نہ پایا (۳) صحیح راہ اور سچی سوچ و فکر سے ناواقف ہو گئے یعنی دماغ ماؤف ہو گیا۔

﴿تفسیر نعیمی ج۱۶ ص۹۱۵﴾

اس جگہ اقتدار احمد بریلوی نے حضرت آدم علیہ السلام کو ''وعدہ خلاف''، ''حصول مقصد میں ناکام''، ''سوچ و فکر سے ناواقف''، ''دماغ ماؤف ہو گیا'' کہنے کی جو گستاخی کی ہے وہ کسی صاحب نظر اور مسلمان کے نزدیک کفر سے کم نہیں۔

گستاخی ۵

دوسری جگہ صاحبزادہ اقتدار احمد بریلوی لکھتا ہے کہ:

واقعہ آدم میں تین شخصوں نے نافرمانی کی۔۔۔۔۔تیسری نافرمانی حضرت آدم نے کی کہ عہدہ فرضیہ کو مستحب سمجھا۔

﴿تفسیر نعیمی ج۱۶ ص۹۱۳﴾

اس عبارت میں صاحبزادہ اقتدار احمد نے کس دیدہ دلیری سے حضرت آدم علیہ السلام کو ''نافرمان'' لکھ دیا اللہ تعالی قلم کی شقاوت سے محفوظ رکھے۔

گستاخی ۶، ۷، ۸

ایک جگہ صاحبزادہ اقتدار بریلوی لکھتا ہے کہ:

وسوسہ ابلیس اور آپ کی خطاء، ونسیان اور رونا توبہ کرنا اور ابدی زندگی کی لالچ دائمی بادشاہت مل جانے کی خواہش میں آجانا ابلیس کے جھانسے میں آجانا اس کا داؤ چل جانا جنت سے نکالا جانا یہ سب کچھ آپ کی بشریت کی واردات ہے۔

﴿تفسیر نعیمی ج۱۶ ص۸۹۹﴾

حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق لالچ، ابلیس کے جھانسے، داؤ چل جانا والے جملے استعمال کرنا کس واضح انداز کا غلط نظریہ ہے۔

گستاخی ۹

یہی صاحبزادہ اقتدار احمد حضرت آدم علیہ السلام کے عمل کو بڑی خطاء عظیم لکھتا ہے دیکھئے:

ان (حضرت آدم علیہ السلام) کی لغزش بڑی خطاء عظیم تھی۔

﴿تفسیر نعیمی ج ۱۶ ص ۹۲۶﴾

گستاخی ۱۰

اور صاحبزادہ ابوالحسنات قادری بریلوی لکھتا ہے کہ

وہ آدم جو سلطنت مملکت بہشت تھے وہ آدم جو متوج بتاج عزت تھے آج شکار تیر مذلت ہیں۔

﴿اوراق غم ص ۲ طبع اول﴾

اے سنی مسلمانو! آپ نے عقیدے کی خیانت دیکھ لی۔ ابوالانبیاء حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق بریلوی رضاخانی جماعت کا کیا نظریہ ہے؟

کیا اللہ رب العزت نے تمہیں قوت فیصلہ نہیں دی؟

اور کیا آپ کی یہ قوت فیصلہ اس مذہب کے بارے میں اٹل حقیقت کے اظہار کیلئے تیار نہیں؟

لیکن دکھ، کرب، غم اور تکلیف اس ستم ظریفی پر بھی ہے کہ ان غلط عقائد اور باطل نظریات سے مصالحت کر لینے کے باوجود بھی رضاخانی جماعت خود کو عشق و محبت کا تنہا وارث اور ٹھیکیدار سمجھتی ہے اور اہلسنت و جماعت کیلئے رضاخانیوں کے پاس گستاخی، بے ادبی، کفر، مرتد کے الزامات کے سوا کچھ نہیں ہے۔

لیکن قارئین کرام! آپ نے پہچان لیا ہوگا کہ قاتل وہی ہے جس کی آستینوں سے خون ٹپک رہا ہے، گستاخ وہی ہے جس کے منہ سے بے ادبی کی بو آرہی ہے اور وہ رضاخانی مذہب کے ماننے والے ہیں۔

قریب ہے یاروں روز محشر، چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے زبانِ خنجر، لہو پکارے گا آستین سے

(حضرت خضر علیہ السلام کی توہین)

خان قادری برکاتی لکھتا ہے کہ:

روز محفل سماع (گانے کی محفل) ہوتی ہے اس روز حضرت خضر علیہ السلام

یف لاتے ہیں اور لوگوں کی جوتوں کی نگہبانی فرماتے ہیں۔

﴿سبع سنابل مترجم ص ۱۴۷﴾

قارئین کرام! دعوی عشق کے ان مستانوں اور مدہوش حضرات کے عقیدے کی یہ

ے بھی کیا آپ کو اعتراف حقیقت میں تاخیر کی اجازت دیجانی چاہیے؟ یا ان

دوٹوک فیصلہ سنا کر ان سے یکسر علیحدگی اختیار کی جائے؟

ٹھیک ہے اگر آج تک آپ رضا خانیوں کو محض ظاہری نمود و نمائش کی وجہ سے

ے میں سچا شمار کر رہے تھے تو کیا ان گستاخیوں کے پڑھ لینے کے بعد آپکے

میں طوفان نہیں اٹھا؟ کس کی بات ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔؟؟؟

علیہ السلام کی۔۔۔۔؟؟؟

احمد رضا خان کہتا ہے کہ

ہب یہی ہے اور صحیح بھی یہی ہے کہ (حضرت خضر علیہ السلام) نبی اور زندہ ہیں۔

﴿ملفوظات، حصہ چہارم ص ۳۸۰ حامد اینڈ کمپنی لاہور﴾

ن کی جوتیوں کی نگہبانی؟؟ قوالیوں میں شریک ہونے والے شیطانی چیلوں کی

انی؟

اللہ تعالی عقل وخرد کی بے راہ روی سے بچائے اور شقاوت ایمانی سے ہر مسلمان

فرمائے۔ آمین

گئے حجاب کے دن آؤ سامنے بیٹھو

نقاب رخ سے اٹھاؤ بہار آئی ہے

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شاہ احمد نورانی اور تراب الحق قادری کافر ہیں جوان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے

دارالعلوم امجدیہ اور دیگر بریلوی مفتیوں کا فتوی

ساجد خان نقشبندی

www.RazaKhaniMazhab.com

قارئین کرام اس وقت فقیر کے سامنے بریلوی مفتی اعظم ہند مولوی مصطفیٰ رضا خان کے خلیفہ مفتی عبد الوہاب خان قادری کی دو کتابیں ''اتمام حجت'' اور ''ہدایت المسلمین'' ہے اس کتاب میں اس مفتی نے بریلویوں کی باہمی چپقلش کا پردہ فاش کرتے ہوئے حیرت انگیز انکشافات کیئے ہیں عوام خصوصا بریلوی حضرات کو آگاہ کرنے کیلیئے ہم نے ضروری سمجھا کہ اس کتاب کے اہم اقتباسات آپ کے سامنے پیش کریں ہم یہاں اس موقع پر بریلوی حضرات سے گزارش کریں گے کہ جن لوگوں کو آپ اپنا قائد و رہبر مانے ہوئے ہیں ان پر کفر و گستاخی کے فتوے خود آپ کے مدارس اور مفتیوں کی طرف سے جاری ہو چکے ہیں تو آخر وہ کونسی مجبوری ہے کہ ان کافروں کو اپنا رہبر تسلیم کر کے آپ خود بھی کفر کا ارتکاب کر رہے ہیں؟؟

شاہ احمد نورانی اور ان کی سیاسی جماعت والے کافر ہیں جوان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر دارالعلوم امجدیہ والوں کا فتوی

مفتی صاحب انکشاف کرتے ہیں کہ:

علامہ شاہ احمد نورانی اور ان کی جماعت ''جمعیۃ العلماء پاکستان'' کے بارے میں تکفیری فتوی دارالعلوم امجدیہ سے جاری کیا گیا''

﴿اتمام حجت، ص ۱۸، مطبوعہ بزم اعلیحضرت امام احمد رضا، فروری ۲۰۰۴﴾

''اس فتوی پر مفتیان دارالعلوم امجدیہ اور ان کے ساتھ تراب الحق صاحب کی تصدیق موجود ہے یہ فتوی دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی سے ۲ شعبان ۱۴۲۳ھ ۱۹ اکتوبر

۲۰۰۲ کو جاری ہوا۔ آگے مولوی عبدالوہاب صاحب لکھتے ہیں کہ:

عزیزان گرامی! سیاسی جماعتوں میں "جمعیت العلماء پاکستان" جو ایک مدت مدید وعرصہ بعید سے پاکستان میں سیاسی پلیٹ فارم پر کام کر رہی ہے جس کے مرکزی صدر علامہ شاہ احمد نورانی ہیں۔ اس دارالعلوم امجدیہ کے فتوے میں نام نہاد رہنماؤں کے بھاری بھر کم کلمات میں علامہ شاہ احمد نورانی پر بھی وہی حکم لگایا گیا جو گستاخان رسالت پر لگایا، اس حکم کی زد میں وہ سارے لوگ جو علامہ شاہ احمد نورانی کو مسلمان مانتے اور رہنما جانتے ہیں سب کی تکفیر کی گئی اور ان کے کفر میں شک کرنے والوں کو بھی کافر کہا گیا"۔

﴿اتمام حجت، ص ۲۰، ۲۱ مطبوعہ بزم اعلیحضرت امام احمد رضا، فروری ۲۰۰۴﴾

تراب الحق قادری کو شیطان نے گمراہ کر دیا یہ شخص کجرو ہے

قارئین کرام مفتی عبدالوہاب قادری تراب الحق کی ایک گستاخی کہ اس نے نبی ﷺ کیلئے سسر اور داماد کے الفاظ استعمال کرنے کی تائید کی ہے جس کی وجہ سے وہ گستاخ رسول ﷺ ٹھہرا، کا ذکر کرنے کے بعد لکھتا ہے کہ:

"مگر برا ہو شیطان مردود کا" کہ اس نے بڑے بڑے عبادت گزاروں کو گمراہ کر دیا۔ تراب الحق کی اس کجروی میں ان کے نام نہاد یار و مددگار مفتیوں نے ان کو ہلاکت میں ڈال دیا"۔

﴿اتمام حجت، ص ۵۷ مطبوعہ بزم اعلیحضرت امام احمد رضا، فروری ۲۰۰۴﴾

تراب الحق قادری جاہل اور کذاب ہے

اس مسئلہ پر مزید بحث کرتے ہوئے مفتی عبدالوہاب تراب الحق کی ایک تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

"مقرر بیچارہ بے علم ہے اس کو معلوم ہی نہیں کہ مقرر جلسہ میں کیا تقریر کر رہا ہے
جب علم ہی نہ تھا تو کسی مسلمان پر بہتان لگانا کیا تمہارے دین میں شرط اول ہے؟
کہ کذب و افتراء سے کام لیا اور مسلمانوں کو بدنام کرنا ہی تم پر فرض عین ہے"۔

﴿اتمام حجت، ص ۵۸ مطبوعہ بزم اعلیحضرت امام احمد رضا، فروری ۲۰۰۴﴾

تراب الحق صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا گستاخ ٹھہرا از

یہ مفتی تراب الحق کی مزید گستاخیوں اور گمراہیوں سے پردہ اٹھاتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

''یہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں سراپا گستاخی اور توہین ہے' یہی تبرا ترابی ایمان کی جان ہے' اور ترابیوں کی پہچان ہے۔۔۔۔تراب الحق صاحب کو اللہ واحد قہار کا بھی خوف نہیں۔۔۔اس امر سے معلوم ہوتا ہے کہ عذاب الٰہی کو دعوت دے رہے ہیں''۔

﴿اتمام حجت، ص ۶۴ مطبوعہ بزم اعلیحضرت امام احمد رضا، فروری ۲۰۰۴﴾

تراب الحق کے مرید اللہ اس کے رسول ﷺ اور پیران پیر کے گستاخ

بریلوی آج ہر جگہ سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے کیلئے حضرت پیران پیر کے نام پر لوگوں سے روٹیاں اور حلوے کی رکابیاں مانگتے پھرتے ہیں مگر در پردہ ان کے دل میں اولیاء اللہ کیلئے کس قدر بغض بھرا ہوا ہے اس کی صرف ایک مثال ملاحظہ فرمائیں جس کا گواہ خود گھر کا بھیدی ہے:

''تراب الحق کے نائب مکرم المعروف مولوی اکرام نے معین آباد میں دیواروں سے نوچ کر پھنکوا دیئے' جن میں اسم جلالت اور اسم رسالت (ﷺ) کا بھی لحاظ نہ رکھا گیا' اسی طرح کسی گماشتہ تراب الحق نے کورنگی اور لانڈھی کے علاقہ سے پوسٹر نچوا کر پھینک دیئے' یہ سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جیتی جاگتی عداوت کا ثبوت دیا' مولوی اکرام معین آباد والے نے اس جلسہ کی مخالفت میں محکمہ پولیس میں ایک درخواست ''جماعت اہلسنت'' کے پیڈ پر لکھ کر دی اور جلسہ جشن ولادت سیدنا غوث الاعظم کو سبوتاژ کرانے کی کمال کوشش میں کوئی کسر باقی نہ رکھی''۔

﴿اتمام حجت، ص ۷۷ مطبوعہ بزم اعلیحضرت امام احمد رضا، فروری ۲۰۰۴﴾

دار العلوم امجدیہ کے مفتی نبی ﷺ کو اپنے جیسا سمجھتے ہیں

''مفتی ضیاء المصطفیٰ صاحب اغلب حضور اکرم سید عالم ﷺ کو معاذ اللہ اپنی طرح ہی سمجھتے ہیں''۔

﴿اتمام حجت، ص ۱۰۲ مطبوعہ بزم اعلیحضرت امام احمد رضا، فروری ۲۰۰۴﴾

ہم پر تو رضا خانی آئے دن فتووں کی گولہ باری کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو بشر کہہ کر تم نے نبی ﷺ کو معاذ اللہ اپنے جیسا تسلیم کرلیا کیا یہاں بھی وہ اپنے اس نام نہاد عشق رسالت کا ثبوت دیتے ہوئے اسی طرح کا فتویٰ ایک عدد اپنے مفتیوں پر لگانے کی جرات کریں گے؟؟

رب کعبہ کی قسم ہرگز نہیں اس لئے کہ منافقت کا دوسرا نام ہی "بریلویت" ہے علمائے دیو بند پر زبانیں دراز کرنے پر ہی ان کو روٹیاں ملتی ہیں اور غیرت وجرات کا ثبوت دیتے ہوئے اپنوں ہی پر اسی قسم کی زبان دراز کرنے پر روٹیوں کی جگہ اپنے عوام سے جوتیاں نذرانے میں ملیں گی۔

شاہ احمد نورانی اس کی جماعت جمعیت علمائے پاکستان کے کارکنوں تراب الحق قادری اور اس کو مسلمان ماننے والوں کی بیویوں اور بچوں کا شرعی حکم

مفتی عبدالوہاب احمد رضا خان کی کتاب کے حوالے سے مرتد کا حکم نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

""مسلمانو! یادرکھو کہ اگر کوئی مسلمان کافر ہو جائے اس کو مرتد کہتے ہیں' اس کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے اس عرصہ کفر میں صحبت سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ حرامی ہوگا' ایسی صورت میں بطور عادت کلمہ پڑھنا مفید نہیں جب تک اپنے کفر سے توبہ نہ کرے اور اپنے کفر سے توبہ کرے اور تجدید اسلام کرنے کے ساتھ ساتھ تجدید نکاح بھی کرے"۔

﴿اتمام حجت، ص۲۶۲' مطبوعہ بزم اعلیحضرت امام احمد رضا، فروری ۲۰۰۴﴾

ماقبل میں ہم نے ثابت کردیا کہ شاہ احمد نورانی اس کی جماعت تراب الحق یہ سب مذکورہ علماء کے فتوے کے تحت کافر اور گستاخ ہیں پس معلوم ہوا کہ احمد رضا خان کے فتوے کی رو سے یہ حضرات کیا ٹھہرتے ہیں۔ اوپر کی عبارت پڑھ کر آپ خود اس کا فیصلہ کرسکتے ہیں۔ رضا خانیوں کو اگر یہ باتیں بری لگ رہی ہیں تو عرض ہے کہ آپ کے رضا خان نے یہ عبارت ہمارے لئے لکھی تھی مگر کسے معلوم تھا کہ مظلوموں کی آہیں یوں تم لوگوں کے سر پر پڑیں گی

(بقیہ صفحہ نمبر ۶۰)

رضاخانیوں کی درودِ ابراہیمی سے ناراضگی

عبدالواجد نقشبندی مانسہرہ

آپ کو میری بات سے حیرانگی تو ضرور ہوگی مگر آگے چل کر تمام انصاف پسند قارئین اور دیدہٗ بینا رکھنے والے مبصرین مجھ سے اتفاق کریں گے درودِ ابراہیمی کا نام سنتے ہی ذریتِ احمد رضا کی طبیعت خراب ہو جاتی ہے اور فرطِ اضطراب میں چہرہ متغیر اور پیشانی پر شکنیں نمودار ہو جاتی ہیں، بلکہ انہیں درودِ ابراہیمی سے بے حد کوفت ہوتی ہے، شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں اللہ کا نام آتا ہے، اور درودِ ابراہیمی کو اپنے باطل عقیدے میں ناقص، نامکمل، ناجائز، مکروہِ تحریمی اور حکمِ قرآنی کے خلاف بتاتے ہیں، بلکہ تفسیر نعیمی صفحہ ۱۱۰ جلد ۱۶ پر لکھا ہے کہ یہ دیوبندیوں کا درود ہے اور جو یہ بتاتے ہیں وہ جاہل ہیں۔ (معاذ اللہ)

اور کہتے ہیں کہ مکمل درود وہ ہے جس میں درود اور سلام دونوں ہوں، یہ عجیب اور نرالی منطق ہے، ارے بھائی جب سلام درود کے علاوہ ہے تو بغیر سلام کے درود نامکمل کیسے ہوگیا، درود اپنی جگہ الگ حکم ہے اور سلام اپنی جگہ، فقہ حنفی میں دونوں کو ملا کر پڑھنا اور دونوں کو الگ الگ پڑھنا بھی جائز لکھا ہے۔ علامہ شامی لکھتے ہیں: کہ علامہ ابن امیر الحاج نے التحریر ابن ہمام کی شرح میں بڑی جزم سے یہ بات کہی ہے کہ صلوٰۃ وسلام میں اِفراد ہرگز مکروہ نہیں ہے، اور اس پر اپنی شرح حلیۃ المجلی میں سنن نسائی کی صحیح حدیث سے استدلال کیا ہے جو قنوت میں مروی ہے، اس میں یہ الفاظ ہیں۔ "وصلی اللہ علی النبی" (اس میں سلام کا ذکر نہیں ہے) اور ملا علی قاری بھی شرح جزریہ میں اِفراد کو مکروہ کہنے کا رد کرتے ہیں، اب منافی شریعت مذہب کے پیروکار اور حنفیت کا لیبل لگا کر منبر و محراب کے تقدس کو پامال کرنے والے رضا خانیوں کی مذہبی بے چارگی دیکھیں کہ: احمد رضا کا خلیفہ خاص احمد یار گجراتی فقہ حنفی سے جہالت کا ثبوت دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ درود شریف مکمل وہ ہے جس میں درود و سلام دونوں ہوں، نماز میں درودِ ابراہیمی میں سلام نہیں، کیوں کہ سلام التحیات میں ہو چکا اور نماز ساری ایک ہی مجلس کے حکم میں ہے، مگر نماز کے باہر وہ درود پڑھو جس میں یہ دونوں ہوں، حضور ﷺ نے درود کی جو تعلیم درودِ ابراہیمی سے فرمائی ہے وہاں نماز کی حالت میں درود مراد ہے، غرض یہ کہ درود ابراہیمی نماز میں کامل ہے لیکن نماز سے باہر غیر

کامل کہ اس میں سلام نہیں ہے۔نور العرفان، صفحہ نمبر ۵۱۲

بلکہ احمد یار کے لائق بیٹے اقتدار نعیمی کی سینہ زوری ملاحظہ ہو:

سائل نے پوچھا: ہمارے امام مسجد صاحب فرماتے ہیں، درودِ ابراہیمی نماز کے علاوہ پڑھنا منع ہے۔۔۔۔آپ ہمیں اصل مسئلہ ارشاد فرمائیں؟

جواب: آپ کے امام صاحب صحیح فرماتے ہیں، واقعی نماز کے علاوہ درودِ ابراہیمی پڑھنا منع، ناجائز و مکروہ ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید کے فرمان، حدیث پاک کی وضاحت اور فقہاء کے فرمودات سے یہ ثابت ہے کہ درود ابراہیمی صرف نماز پڑھنے کے لیے ہے، بیرونِ نماز یہ درود شریف ناقص ہے، کیونکہ اس میں سلام نہیں ہے، اور سلام کے بغیر درود شریف پڑھنا حکمِ قرآنی کے خلاف ہے اس لیے مکروہِ تحریمی ہے، اور ہر مکروہِ تحریمی گناہِ کبیرہ ہوتا ہے، ان جاہل مفتیوں اور نیم حکیموں نے کیسے فقہ حنفی کے خلاف علمِ بغاوت بلند کیا ہوا ہے۔

رہبروں کا بھیس بدلے راہزن تھے تاک میں

کارواں لٹنے سے پہلے راز افشاں ہو گیا

یہ لوگ برسرِ عام درودِ ابراہیمی کا انکار کر رہے ہیں اور درود کے منکر کا فتویٰ بے جا اہل سنت دیوبندیوں پر لگاتے ہیں۔

اگر بنظرِ انصاف دیکھا جائے تو حنفیہ کے ہاں درود و سلام کا علیحدہ حکم ہے، تشہد نماز کے اندر واجب ہے اور سلام اسی تشہد میں آجاتا ہے، جبکہ درود نماز میں سنت ہے، ہدایہ جلد: ۱ ص: ۹۴ اگر دونوں ایک حکم میں ہوتے اور یک بارگی دونوں پر عمل ضروری ہوتا تو دونوں کا حکم جدا نہ ہوتا۔ معلوم ہوا کہ درود اور سلام دونوں مستقل عمل ہیں، حدیث میں بھی دونوں کا ثواب اور جزا الگ الگ آتی ہے۔عن عمر ابن خطاب قال ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد منه شیء حتی تصلی علی نبیك۔ترمذی ومشکوۃ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن مجھ سے قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا ہو۔مشکوۃ

ذخیرہ احادیث میں بہت ساری ایسی حدیثیں ہیں، جن میں صرف درود پڑھنے کا ذکر ہے سلام کا نہیں ہے، اگر صرف درود پڑھنا حکمِ قرآنی کے خلاف ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر گز حکمِ قرآنی کے خلاف کا حکم نہ کرتے اور نہ ایسے لوگوں کے بارے میں ثواب اور جزا کو بیان فرماتے۔(جاری ہے)

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت کا جائزہ

مفتی نجیب اللہ عمر صاحب

(قسط سوم)

(۹) لفظ بدلنے اور اضافے کی ایک اور مثال:

احمد رضا ایک سوال کے جواب میں کہتے ہیں:

''ہم نہ اسکی ذات سے بحث کر سکتے ہیں نہ اسکی کسی صفت سے حدیث میں ارشاد فرمایا: **تفکروفی 'الاء اللہ و لاتفکروفی ذات اللہ فتھلکوا''**
ترجمہ احمد رضا: اللہ کی نعمتوں میں فکر کرو۔ اور اسکی ذات میں فکر نہ کرو کہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

﴿ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۱۶۳ نوری کتب خانہ لاہور﴾

اصل الفاظِ حدیث:

حالانکہ حدیث کے الفاظ ایسے نہیں جیسے احمد رضا نے نقل کئے ہیں بلکہ اصل الفاظ یوں ہیں:

تفکروا فی خلق اللہ ولا تفکروا فی اللہ فتھلکوا''(ابو الشیخ عن ابی ذر)

﴿کنز العمال کتاب الاخلاص قسم الاقوال حدیث نمبر ۵۷۰۲ ج ۳ ص ۱۰۶ ادارۃ تالیفات اشرفیہ﴾

غلطیاں:

(۱) اس روایت میں احمد رضا نے لفظ ''خلق اللہ'' کو ''آلاء اللہ'' سے بدل دیا۔

(۲) اور لفظ ''فی اللہ'' کو ''فی ذات اللہ'' سے تبدیل کر دیا اور حدیث میں اپنی طرف سے لفظ زائد کرنے کے جرم کا ارتکاب کیا۔

(۳) اور اس جگہ احمد رضا نے حدیث کا جو ترجمہ کیا ہے وہ اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ یہ غلطی احمد رضا کی ہے اور انہی کے حافظے کا کمال ہے۔

(۱۰) حذف اور اضافہ کی عادت یہاں بھی پوری کر دی:

ایک جگہ احمد رضا خان لکھتے ہیں:

''غزوہ بدر شریف میں مسلمانوں نے کفار کی نعشیں جمع کر کے ایک کنویں

میں پاٹ دیں۔ حضور ﷺ کی عادت کریمہ تھی جب کسی مقام کو فتح فرماتے تو وہاں تین دن قیام فرماتے تھے۔ یہاں سے تشریف لیجاتے وقت اس کنویں پر تشریف لے گئے جسمیں کافروں کی لاشیں پڑی تھیں اور انھیں نام بنام آواز دے کر فرمایا: ہم نے تو پالیا جو ہم سے ہمارے رب نے سچا وعدہ (یعنی حضرت کا) فرمایا۔ کیوں تم نے بھی پایا جو سچا وعدہ (یعنی نار کا) تم سے تمہارے رب نے کیا تھا۔ امیر المؤمنین فاروق اعظمؓ نے عرض کی'' یا رسول اللہ اجساد الارراح فیھا '' یارسول اللہ کیا حضور بے جان جثوں سے کلام فرماتے ہیں۔ فرمایا: مَا اَنْتُمْ باسمع منھم۔ تم کچھ ان سے زیادہ نہیں سنتے مگر انھیں طاقت نہیں کہ لوٹ کر جواب دیں تو کافر تک سنتے ہیں''

﴿ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۱۸۳ نوری کتب خانہ لاہور﴾

اصل الفاظِ حدیث اور اسمیں نقل کی غلطیاں:

یہ روایت صحیح البخاری ۵۶۶ ج ۲ کتاب المغازی باب قتل ابی جہل میں ہے۔ لیکن احمد رضا نے حضرت عمرؓ کا قول صحیح نقل نہیں کیا حضرت عمرؓ کے قول کے الفاظ یہ ہیں۔

"یارسول اللہ ماتکلم من اجسادٍ لا ارواح لھا"

(۱) جبکہ احمد رضا نے ''ماتکلم'' کے جملہ کو اور ''مِن'' کو غائب کردیا۔

(۲) اور دوسرے جملہ میں ''لما اقول'' کو حذف کر دیا۔

(۳) اور مگر انھیں طاقت نہیں (سے) سنتے ہیں (تک) کا جملہ حدیث کے ترجمہ میں بڑھا دیا۔

(۱۱) لفظ ''بشئی'' کو ''الشَّیب'' سے بدل دیا

عرض: حضور ایک کتاب میں میں نے دیکھا کہ حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے وقت ریش مبارک میں خضاب تھا....

ارشاد: خضاب سیاہ یا اسکی مثل حرام ہے۔ صحیح مسلم شریف کی حدیث میں ہے ''غیِرّوا ھٰذا الشیب و لاتقربوا السواد''

ترجمہ احمد رضا: اس سپیدی کو بدل دو اور سیاہ کے پاس نہ جاؤ۔

﴿ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۲۰۴ نوری کتب خانہ لاہور﴾

حدیث اصل الفاظ:

احمد رضا نے جن لفظوں کے ساتھ صحیح مسلم شریف سے حدیث نقل کی ہے ان الفاظ کی حدیث مسلم شریف میں بالکل موجود نہیں ہے۔

بلکہ اصل میں حدیث کے الفاظ یوں ہیں۔

"غیروا ھذا بشیئ واجتنبوا السواد"

ترجمہ: اس کو کسی چیز سے بدل دو اور سیاھی سے بچو۔

(صحیح مسلم ص ۱۶۴ ج ۲ کتاب الزینة .باب استحباب الخضاب الشیب بصفرة حدیث ۲۱۰۲ مکتبه دار ابن حزم بیروت)

نقلِ حدیث میں غلطیوں کی نشاندھی:

(۱) اس حدیث میں احمد رضا خان نے "بشیئ" کو "الشیب" سے بدل دیا۔

(۲) اور "اجتنبوا" کو "ولا تقربوا" سے تبدیل کر دیا۔

(۳) اور پھر اس حدیث کا ترجمہ بھی کیا ہے جس میں یہ بات واضح طور پر ثابت ہوتی ہے کہ یہ احمد رضا کے سوا کسی اور کی غلطی نہیں ہے۔

(۱۴) حدیث میں لفظ "کَانَ" کم کر دیا:

مسجد کے آداب سے متعلق کہتے ہوئے لکھتے ہیں:

مسجد میں چھینک آئے تو کوشش کرو کہ آہستہ آواز نکلے اسی طرح کھانسی

"کان النبی ﷺ یکره العطسة الشدیدة فی المسجد"

ترجمہ احمد رضا: نبی ﷺ مسجد میں زور سے چھینک کو ناپسند فرماتے۔

﴿ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۲۱۸ نوری کتب خانہ لاہور﴾

حدیث کے اصل الفاظ:

جبکہ اس حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

"کان النبی ﷺ کان یکره العطسة الشدیدة فی المسجد"

﴿شعب الایمان للبیھقی ،فصل فی خفض الصوت بالعطاس حدیث نمبر ۵۳۰۶ ص ۳۲ ج ۷ دار الکتب العلمیة بیروت﴾

نقل حدیث کی غلطی:

اس حدیث میں احمد رضا خان نے دوسری دفعہ کے لفظ ''کَانَ'' کو اڑا دیا۔ جو اصل حدیث میں موجود تھا۔

(۱۵) تبدیلی اور حذف کرنا ایک اور غلطی:

چھینک اچھی چیز ہے۔ اسے بدشگون جاننا مشرکین ہند کا ناپاک عقیدہ ہے۔

حدیث میں تو یہ ارشاد فرمایا:

''العطسة عند الحديث شاهد عدل''

ترجمہ احمد رضا: بات کے وقت چھینک عادل گواہ ہے۔

یعنی جو کچھ بیان کیا جاتا ہو۔ جس کا صدق و کذب معلوم نہیں اور اس وقت کسی کو چھینک آئے تو وہ اس بات کے صدق پر دلیل ہے۔

﴿ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۲۱۹ نوری کتب خانہ لاہور﴾

حدیث کے اصل الفاظ:

حالانکہ حدیث کے جو الفاظ احمد رضا نے نقل کئے ہیں وہ مکمل اسطرح ہیں۔

''عن قتادة قال قال عمر بن الخطاب :لعطسة واحدة عند حديث أحبّ اليّ من شاهد عدل ''(الحكيم)

﴿کنز العمال کتاب الصحبۃ العطاس والتشمیت قسم الاقوال ۱۹ ج ۹ ص ۷۰۔ ۲۵ دار الکتب العلمیہ بیروت﴾

نقلِ حدیث میں غلطیاں:

(۱) اس حدیث میں احمد رضا نے ''لعطسة'' کو ''العطسة'' سے

(۲) اور ''عند حديث'' کو ''عند الحديث'' سے بدل کر

(۳) لفظ ''واحدة'' اور

(۴) ''احب اليّ من'' کو حدیث میں سے اڑا دیا۔

(۵) اور احمد رضا کی اس غلطی کی نشاندہی اسکا ترجمہ کر رہا ہے۔ جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہ کاتب یا ناشر کی غلطی نہیں بلکہ احمد رضا کی ہے۔

(۱۶) الفاظ حدیث پورے نقل نہیں کئے:

خود حضور اقدس ﷺ نے ایک دنبہ کی ذبح میں فرمایا:

"بسم اللہ اللہ اکبر اللّٰھُمَّ عن محمدٍ و اھل بیتہ"

۲ دوسرے کی ذبح میں فرمایا:

"بسم اللہ اللہ اکبر اللّٰھُمَّ عمن لَمْ یضح من اُمّتی "

ترجمہ احمد رضا: یہ اس کی طرف سے جس نے میری امت میں قربانی نہیں کی۔

۱ ﴿ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۲۲۰ نوری کتب خانہ لاہور﴾

دوسری حدیث کے اصل الفاظ:

اس عبارت میں احمد رضا خان نے جو دوسری حدیث نقل کی ہے اس کے الفاظ پورے نقل نہیں کئے۔ اور پوری حدیث یوں ہے:

"بسم اللہ اللہ اکبر اللّٰھُمَّ ھذا عنّی و عمن لَمْ یضح من اُمّتی "

﴿ابوداؤد ص ۴۰ جلد دوم حدیث ۲۸۱۰ کتاب الضحایا، باب فی الشاۃ یضحّی بھا عن جماعۃ مکتبہ رحمانیہ لاہور﴾

نقل حدیث میں غلطیاں:

(۱) اس حدیث میں احمد رضا نے لفظ "ھذا عنی" اپنی پرانی عادت کی بنیاد پر بالکل ہی حدیث میں سے غائب کر دیا۔

(۲) اور ترجمہ بھی اپنے نقل کردہ الفاظ کا کیا ہے۔ جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ کاتب کی غلطی نہیں۔ ہے۔

(جاری ہے)

﴿بقیہ صفحہ نمبر ۵۵: شاہ احمد نورانی اور تراب الحق قادری کافر ہیں﴾ ہم عوام سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ حق اور باطل آپ کے سامنے ہے چاہیں تو حق قبول کریں چاہیں تو باطل یعنی بریلویت قبول کر کے نقصان کے حقدار بنیں۔

فقیر کے پاس اس سلسلہ میں مزید بھی کافی مواد موجود ہے وقت کی کمی اور دیگر بے پناہ مصروفیات کی وجہ سے اس وقت صرف اسی پر اکتفاء کرتا ہوں وہ بریلوی جو ہم سے گلہ کرتے ہیں کہ آپ ہمیں ناحق کیوں کہتے ہیں وہ آنکھیں کھول کر پڑھیں کہ تم لوگوں کا ناحق ہونا تو اس قدر واضح ہے کہ خود تمہارے اپنے تمہیں ناحق کہہ رہے ہیں تو ہم سے کیا گلہ؟ ہم تو ان فتووں کو سامنے لا کر تمہیں تمہارا چہرہ تمہارے ہی کے آئینہ میں دکھا رہے ہیں۔

ہمارے دست و بازو بنئے

ہمارا مقصد☆ احیاء توحید وسنت امحاء شرک و بدعت ہے۔

ہمارا مقصد☆ دفاع ختم نبوت اور ناموس صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا تحفظ ہے۔

ہمارا مقصد☆ تحفظِ اسلام واستحکام پاکستان ہے۔

ہمارا مقصد☆ ترویج اسلام اور ترویج مسلکِ اہل السنّت والجماعت ہے۔

ہمارا مقصد☆ عامۃ المسلمین کو عقائد صحیحہ سے متعارف کروانا ہے۔

ہمارا مقصد☆ اخوتِ اسلامی وغیرتِ دینی کا جذبہ بیدار کرنا ہے

ہمارا مقصد☆ اسلامی کتب ورسائل کی نشر واشاعت اور ان کی مفت تقسیم ہے۔

ہمارا مقصد☆ فرِقِ باطلہ کی تردید اور عقائد اسلام کا تحفظ۔

ہمارا مقصد☆ اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے کی جانے والی تمام جدوجہد کی حمایت ہے۔

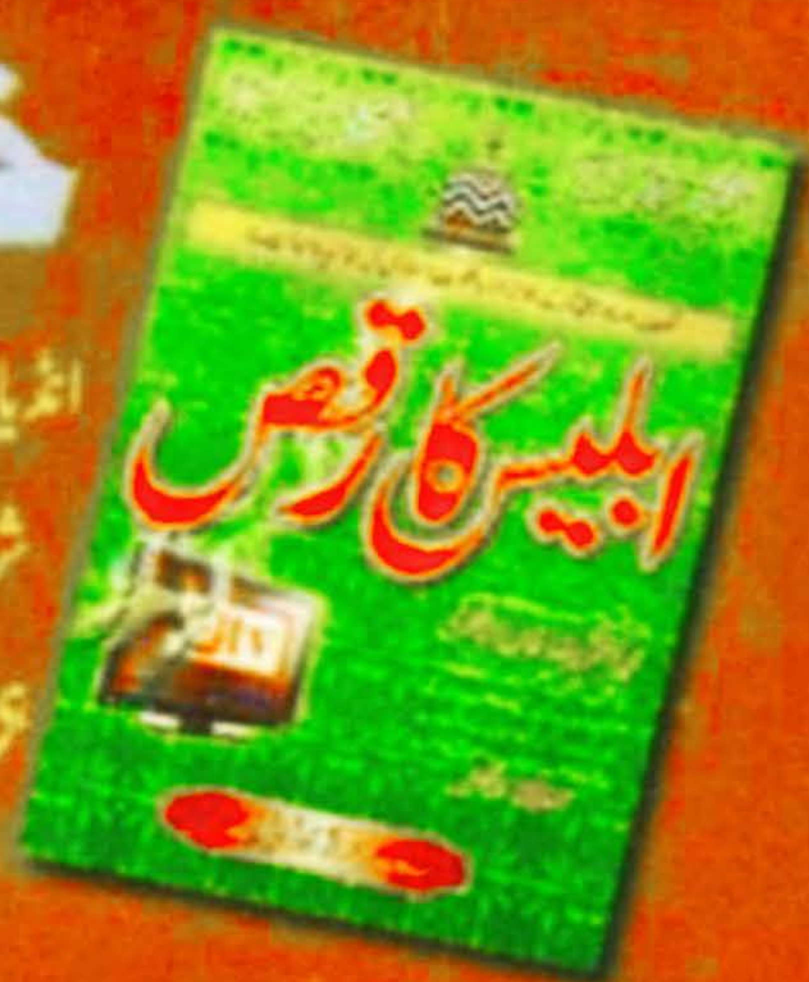
ہم آپ کے بھائی ہیں ۔۔۔۔ محض جذبہ خیر خواہی اسلام و مسلمین کے تحت اکابر اہل السنّت والجماعت علماء دیوبند کی زیر نگرانی ان تمام کوششوں میں مصروف ہیں اور رہنا چاہتے ہیں۔

آیئے !!! ہمارا ساتھ دیجئے

دامے ۔۔ درمے ۔۔ سخنے ۔۔ قدمے ۔۔ ہمارے ساتھ تعاون کیجئے

0312-5860955

خوشخبری



انڈیا کے بریلویوں کی طرف سے دعوت اسلامی کے خلاف
شائع ہونے والی کتاب "ابلیس کا رقص" انشاء اللہ جلد
ہی انجمن کی لائبریری سے دستیاب ہوگی

بریلویوں کی نایاب کتب و رسائل

دیوان محمدی، مدائح اعلی حضرت، نغمۃ الروح، تجانب اہلسنت، نطق الہلال،
رضائے مصطفی، تذکرہ مظہر مسعود، روح اعلی حضرت کی فریاد، ابلیس کا رقص،
وصایا شریف اور دیگر ایسی کتب جو بالکل نایاب و ناپید ہیں اس کے علاوہ
رد بریلویت پر اہم سی ڈیز حاصل کرنے کیلئے بھی رابطہ فرمائیں

0312-5860955

اگر آپ کے ذہن میں علمائے اہلسنت کے بارے میں کوئی اشکال یا اعتراض ہے تو ہمیں
ارسال کریں انشاء اللہ ہماری پوری کوشش ہوگی کہ جلد سے جلد اس کا جواب دے دیا جائے اس
کے علاوہ اگر آپ کے علاقے میں کوئی رضا خانی ملاں علمائے دیوبند کو مناظرے کا چیلنج دے رہا
ہے یا کسی اور طریقے سے فتنہ و فساد پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے تو ہم سے رابطہ کریں